

ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے ایک بہترین اور ضروری کتاب

# ذکر اللہ کی کثرت کیجئے

حضرت مفتی محمد عاشق الہی

فضائلِ دعا

استغفار کی اہمیت و فضیلت

ذکر اللہ کے فضائل اور برکات

فضائل و آداب پر مشتمل بہترین مجموعہ

تلاوت و مسنون اذکار کو ہر زبان بنانے کے لئے

قرآن مجید کے فضائل مع چند سورتوں کے خصائص

زمزم پبلشرز



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

## نہرست مضامین

صفحہ

عنوان

۹	قرآن مجید کے فضائل
۹	❖ قرآن مجید پڑھنا پڑھانا اور تلاوت میں مشغول رہنا
۱۱	❖ آخری منزل پر
۱۱	❖ ویران گھر
۱۱	❖ قابل رشک
۱۳	❖ سورۃ الفاتحہ
۱۳	❖ سورۃ بقرہ اور آل عمران کی فضیلت
۱۳	❖ آیۃ الکرسی کی فضیلت
۱۴	❖ فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی
۱۴	❖ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت
۱۵	❖ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھنا
۱۵	❖ جمعہ کے دن سورۃ آل عمران کی تلاوت کرنا
۱۵	❖ سورۃ یسین شریف کی فضیلت
۱۶	❖ سورۃ کہف کی فضیلت
۱۶	❖ سورۃ تبارک الذی اور الم سجدہ کی فضیلت
۱۷	❖ دو سورتیں عذاب قبر سے بچانے والی

کتاب کا نام : ذکر اللہ کی کثرت کیجئے

تاریخ اشاعت : دسمبر ۲۰۰۲ء

باہتمام : احباب زم زم پبلشرز

کمپوزنگ : فاروق اعظم کمپوزرز فون: 6375386

سرورق : لومین گراک

ناشر

: زم زم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

فون نمبر: 7725673 - 7760374 فیکس: 7725673

ای میل: zamzam@set.net.pk

: zamzam01@cyber.net.pk

دیگر ملنے کے پتے : دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی

قدیمی کتب خانہ بالقابل آرام باغ، کراچی

مدینتی ٹرسٹ، بسیلہ چوک، کراچی، فون: 7224292

مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور



صفحہ	عنوان
۱۸	❖ سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں
۱۹	❖ سورۃ اذان لزلت، قل یا ایہا الکافرون اور سورۃ اخلاص
۱۹	❖ سورۃ اخلاص کی مزید فضیلت
۲۰	❖ سورۃ الجحکم النکاح
۲۰	❖ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
۲۱	❖ رات کو سوتے وقت کرنے کا ایک عمل
۲۲	❖ بیماری کا ایک عمل
۲۲	❖ حفظ قرآن کی ضرورت اور اہمیت
۲۷	❖ ذکر اللہ کے فضائل اور برکات
۲۷	❖ ذا کر ہر بھلائی لے گئے
۲۸	❖ اللہ تعالیٰ کی معیت
۲۸	❖ دل کی صفائی
۲۸	❖ دنیا میں دیدار جنت
۲۹	❖ اللہ کی بارگاہ میں تذکرہ
۳۰	❖ تہجد گزاری کے بدلے
۳۰	❖ بلا خرچ بالائیں
۳۰	❖ بستر پر بلند درجے
۳۰	❖ دیوانہ بن جاؤ
۳۰	❖ ریا کاری کی پرواہ نہ کرو
۳۱	❖ نمبر لے گئے
۳۱	❖ ندائے مغفرت

صفحہ	عنوان
۳۱	❖ موتی کے منبر
۳۲	❖ خیر الدنیا والآخرہ
۳۲	❖ صرف ایک چیز
۳۲	❖ جہاد سے افضل
۳۳	❖ دنیا سے رخصت ہونے کی وقت
۳۴	❖ جنت کے باغیچے
۳۴	❖ فرشتوں کے سامنے فخر
۳۴	❖ عذاب الہی سے نجات
۳۵	❖ عرش الہی کے سایہ میں
۳۵	❖ مردہ اور زندہ
۳۶	❖ حضور اکرم ﷺ کا جواب
۳۷	❖ کروٹ میں قبول
۳۷	❖ شیطان کی ناکامی
۳۷	❖ نماز فجر اور عصر کے بعد ذکر کا ثواب
۳۹	❖ نفاق سے بری
۳۹	❖ مجلس کے آخر میں اٹھنے سے پہلے پڑھنے کی دعاء
۴۰	❖ ذکر چھوڑنے کی وعیدیں
۴۰	❖ مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے
۴۱	❖ نقصان عظیم
۴۱	❖ ہر بات و بال ہے مگر
۴۱	❖ دل کی ختمی
۴۲	❖ لعنت سے کون محفوظ ہے؟



صفحہ	عنوان
۴۲	❖ کوئی مجلس ذکر اللہ اور صلوٰۃ سلام سے خالی نہ رہنے دیں
۴۷	❖ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اکبر کا ورد رکھنے کے فضائل
۴۷	❖ جنت میں داخلہ
۴۷	❖ عرش تک
۴۸	❖ اللہ تعالیٰ تک پہنچنا
۴۸	❖ دنیا و ما فیہا سے افضل
۴۸	❖ روزانہ ہزار نیکیاں
۴۹	❖ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ﷺ کو ہدایت
۴۹	❖ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ﷺ کا پیغام
۵۰	❖ اُحد پہاڑ کے برابر
۵۰	❖ چار کلموں کا انتخاب
۵۱	❖ ایمان تازہ کیا کرو
۵۱	❖ تین کلمات جن کے پڑھنے کا بے انتہا ثواب ہے
۵۳	❖ کلمہ توحید کے فضائل
۵۷	❖ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
۶۳	❖ استغفار کی اہمیت اور فضیلت
۷۳	❖ استغفار کے صیغے
۷۹	❖ فضائل الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
۸۰	❖ درود شریف کے فضائل
۸۲	❖ ترک درود پرو عید
۸۳	❖ درود پر دعا کا موقوف ہونا

صفحہ	عنوان
۸۴	❖ ضروری مسائل
۸۹	❖ فضائل دعاء
۸۹	❖ دعا سے بڑھ کر کوئی بزرگ اور برتر نہیں اور دعا عبادت کا مغز ہے اور جو اللہ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں
۹۱	❖ دعا سراپا عبادت ہے
۹۲	❖ دعا سے عاجز نہ بنو
۹۴	❖ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے
۹۴	❖ قبولیت دعا کا کیا مطلب ہے؟
۹۷	❖ مسنون دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی تذکیر ہے
۹۹	❖ آداب دعا ایک نظر میں
۱۰۲	❖ شکایت اور دستور العمل
۱۰۳	❖ صبح و شام
۱۰۴	❖ رات کو
۱۰۴	❖ سوتے وقت



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله سيد الانبياء  
والمرسلين وعلى آله واصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين من  
الذاكرات الله كثير والذاكرين

اما بعد! یہ رسالہ قرآن مجید کے تلاوت اور حفظ قرآن کی فضیلت اور ضرورت پر  
مشتمل ہے۔

نیز ذکر اللہ کی کثرت اور تسبیح و تہلیل اور استغفار اور درود شریف کے فضائل و  
آداب تفصیل کے ساتھ قلمبند کئے گئے ہیں آخر میں مؤمن بندوں کے لئے ایک دستور  
العمل بھی لکھ دیا گیا ہے۔ مؤمنین اور مؤمنات غور سے پڑھیں اور عمل کرنے کے لئے  
اپنے نفسوں کو آمادہ کریں اور دنیاوی مشغولیت سے وقت نکال کر ذکر و تلاوت میں  
لگیں اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں۔

وبالله التوفيق وهو المستعان في كل حين وان

العبد الفقير

محمد عاشق الہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

المدینۃ المنورۃ

۷/ ذی الحجہ ۱۴۲۰ھ



## قرآن مجید کے فضائل

قرآن مجید پڑھنا پڑھانا اور تلاوت میں مشغول رہنا

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۸۳ بحوالہ بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ  
نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے شریف لوگ وہ ہیں جو قرآن کے حاملین ہیں اور  
رات کو بیدار رہنے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۱۱ از تہذیب فی شعب الایمان)

ان دونوں حدیثوں میں قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور اس کی تعلیم و ترویج میں  
لگنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے دنیا میں کروڑوں آدمی بستے ہیں چھوٹا بڑا اور اچھا برا اور  
شریف و غیر شریف ہونے کے بہت سے معیار ہیں اس بارے میں لوگوں کی مختلف  
راہیں ہیں کوئی شخص دو تہمند کو بڑا سمجھتا ہے کوئی صدر اور وزیر اعظم کو شریف جانتا ہے  
کوئی اچھے بنگلہ میں رہنے والے کو اچھا جانتا ہے کوئی بڑی فرم اور موٹر کار وغیرہ کا مالک  
ہونے کو بڑائی کا معیار یقین کرتا ہے خدائے تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ نے ان مذکورہ  
خیالات کو غلط قرار دیا اور شرافت کا معیار قرآن مجید میں مشغول ہونا بتایا اور جو اس کی  
تعلیم میں لگے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ سب سے بہتر آدمی ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قرآن میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال  
کرنے سے مشغول کرے (کہ اس کو قرآن شریف پڑھنے کی وجہ سے دوسرے کسی



ذکر اور دعا کی فرصت نہ ملے) میں اس کو سوال کرنے والوں سے افضل (نعمتیں) دوں گا اور کلام اللہ کی فضیلت (دوسرے) سارے کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت مخلوق پر ہے۔ (ترمذی وغیرہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لئے اس حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں (کی) برابر (لکھی جاتی) ہے (پھر فرمایا) میں نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک حرف ہے بلکہ میں کہتا ہوں الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی) پس اگر کسی نے لفظ ”الحمد“ کہا تو اس کے کہنے سے پچاس نیکیاں مل جائیں گی کیونکہ اس میں پانچ حرف ہیں۔

قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے، اس میں احکام ہیں، معارف و حقائق ہیں، اخلاق و آداب ہیں، اس نے دنیا و آخرت کی کامیابی کے اعمال بتائے ہیں، یہ انقلاب عالم کے اسباب اور اقوام کے زیر و زبر ہونے کے رموز کی طرف رہبری کرتا ہے۔ اس کی برکتیں بے انتہا ہیں خدا نے پاک کی رحمتوں کا سرچشمہ ہے نعمت و دولت کا خزانہ ہے اس کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی سربلندی اور سرفرازی کا ذریعہ ہے اس کے الفاظ بھی بہت مبارک ہیں۔ یہ سب سے بڑے بادشاہ کا کلام ہے، خالق و مالک کا پیام ہے جو اس نے اپنے بندوں اور بندیوں کے لئے بھیجا ہے اس کے الفاظ بہت بابرکت ہیں، اس کی تلاوت کرنے والا آخرت کے بے انتہا اجور و ثمرات کا مستحق تو ہوتا ہی ہے دنیاوی زندگی میں بھی رحمت و برکت اور عزت و نصرت سے ہمکنار ہوتا ہے اور یہ شخص سکون قلب اور خوشحالی کی زندگی گزارتا ہے۔ کلام اللہ کی عجیب شان ہے اس کے پڑھنے سے کبھی سیری نہیں ہوتی اور برسوں پڑھتے رہو کبھی پرانا معلوم نہیں ہوتا یعنی تلاوت کرنے والے کی طبیعت کا لگاؤ اس بنیاد پر ختم ہوتا کہ بار بار ایک ہی چیز کو پڑھ رہا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ جتنی بار پڑھتے ہیں نئی چیز معلوم ہوتی ہے فسبحانہ ما اعظم کلامہ۔

قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کا ذکر زبان پر جاری رکھنے سے بہت منافع حاصل ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ سرور دو عالم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند وصیتیں فرمائیں۔ جن میں ایک یہ ہے کہ عَلَيْنِكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ يَكْفُرُ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ یعنی تم تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس سے آسمان میں تمہارا تذکرہ ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔ (مشکوۃ المصابیح ج ۲ ص ۱۵۲)

### آخری منزل پر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز قرآن والے سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور (جنت کے درجات) میں چڑھتا جا کیونکہ تیری منزل اس آیت کے پاس ہے جس کو تو سب سے آخر میں پڑھے (مشکوۃ) یعنی چڑھتے چڑھتے جہاں تیری قرأت ختم ہوگی وہیں تیری منزل ہے لہذا جس کو جتنا قرآن شریف یاد ہوگا اتنا ہی اس کو بلند درجہ ملے گا۔

### ویران گھر

حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے دل میں قرآن کا کچھ حصہ (بھی) نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی)

ترجمہ: معلوم ہوا کہ دل ایک عمارت ہے جس کی آبادی قرآن شریف سے ہے۔

### قابل رشک

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رشک صرف دو آدمیوں پر ہے ایک وہ جس کو خدا نے قرآن دیا سو وہ



اس میں رات دن لگا رہتا ہے۔ نمازوں میں پڑھتا ہے تلاوت کرتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔ دوسرے وہ جس کو خدا نے مال دیا سو وہ اس میں سے رات دن رضائے مولا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔ (بخاری)

### سورة الفاتحہ

سورة الفاتحہ قرآن مجید کی پہلی سورت ہے جو بہت بڑی فضیلت والی سورت ہے ایک حدیث میں اس کو قرآن کی سب سے بڑی سورت فرمایا ہے۔ (بخاری) لمبی سورتیں تو اور بھی ہیں مگر عظمت کے اعتبار سے یہ سب سے بڑی ہے اس کی بہت برکات ہیں نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے ایک حدیث میں فرمایا کہ سورہ فاتحہ جیسی سورہ نہ تو توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ قرآن میں۔ (ترمذی)

سورة فاتحہ کا ورد رکھنا دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے نوازے جانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ سورہ فاتحہ میں ہر مرض سے شفا ہے (داری) سورہ فاتحہ کے دس نام ہیں جن میں سے ایک نام کافیہ اور دوسرا شافیہ ہے اس کو پڑھتی رہا کرو بچوں کو سکھاؤ اور پڑھو اور پڑھاؤ۔

### سورة بقرہ اور آل عمران کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (یعنی گھروں میں ذکر و تلاوت کا چرچا رکھو اور ذکر و تلاوت سے خالی رکھ کر گھروں کو قبرستان نہ بنا دو کہ جیسے وہاں ذکر و تلاوت کی فضا نہیں ایسے ہی تمہارے گھر بھی اس سے خالی ہو جائیں اور زندہ لوگ مردوں کے مشابہ بن جائیں) پھر فرمایا کہ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے لوگوں کے لئے (جو اسے پڑھتے پڑھاتے ہیں اور اس کی تلاوت کا ذوق رکھتے ہیں) سفارشی بن کر آئے گا پھر فرمایا کہ دو روشن سورتیں پڑھو (یعنی) سورہ بقرہ اور آل عمران کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن دو مسائبانوں کی طرح آئیں گی اور اپنے لوگوں کو بخشوانے اور درجے بلند کرانے کے لئے خدا نے پاک کے حضور میں خوب زوردار سفارش کریں گی۔ پھر فرمایا کہ سورہ بقرہ کو پڑھو کیونکہ اس کا حاصل کر لینا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑ دینا باعث حسرت ہے اور یہ باطل والوں کے بس کی نہیں۔ (مسلم شریف)

### آیہ الکرسی کی فضیلت

آیہ الکرسی بھی سورہ بقرہ کی ایک آیت ہے جو تیسرے پارے کے پہلے صفحہ پر ہے اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ بڑی ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ و رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے پھر یہی سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ سب سے بڑی آیت یہ ہے: **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** (آخر تک) یہ سن کر ان کی تصدیق فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا تم کو علم مبارک ہو۔ (مسلم شریف)

بعض احادیث میں آیہ الکرسی کو تمام آیات قرآنیہ کی سردار فرمایا۔ (حصن حصین) ایک حدیث میں ہے کہ جب تم رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاؤ تو آیہ الکرسی **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** آخر تک پڑھ لو۔ اگر ایسا کر لو گے تو اللہ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک نگران مقرر ہو جائے گا۔ اور تمہارے قریب شیطان نہ آئے گا۔ (بخاری شریف)



## فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی

فرض نماز کے بعد بھی سورۃ آیۃ الکرسی پڑھنی چاہئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص ہر (فرض) نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے اس کو جنت میں جانے کے لئے موت ہی آڑ بنی ہوئی ہے اور جو شخص اس آیت کو اپنے بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لے تو اللہ اس کے گھر میں اور پڑوسی کے گھر میں اور اس پاس کے گھروں میں امن رکھے گا۔ (بیہقی فی شعب الایمان) شیطان کے اثر، آسیب، بھوت پریت سے بچنے کیلئے آیۃ الکرسی کا پڑھنا مجرب ہے۔

## سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے لے کر ختم سورہ تک) ان کے پڑھنے کی بھی بہت فضیلت ہے آخری آیت میں دعائیں ہیں جو بہت ضرورت کی دعائیں ہیں اور ان دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ بھی ہے حضور اقدس ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ اس وقت آسمانوں کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا تھا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے زمین کی طرف کبھی نہیں ہوا۔ اس فرشتہ نے آپ کو سلام کیا اور کہا آپ خوشخبری قبول فرمائیں ایسی دو چیزوں کی جو سراپا نور ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

① فاتحہ الکتاب (یعنی سورۃ الحمد شریف)

② سورۃ بقرہ کی آخری آیات (ان دونوں میں دعائیں ہیں) اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ ان میں سے دعاء کا جو بھی حصہ آپ پڑھیں گے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور عطا فرمائیں گے۔ (مسلم شریف)

## سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات رات کو پڑھ لیں تو یہ آیات اس کے لئے کافی ہوں گی (یعنی رات بھر یہ شخص جن وبشر کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا، ہر ناگوار چیز سے اس کی حفاظت ہوگی)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں نازل فرمائی ہیں جن پر سورۃ بقرہ ختم کی ہے جس کسی گھر میں تین رات پڑھی جائیں گی تو شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔ (ترمذی و دارمی)

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کے ختم پر جو آیتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانوں سے دی ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔ (ان میں جو دعائیں ہیں ایسی جامع ہیں کہ) انہوں نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جس کا سوال ان میں نہ کیا ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

## جمعہ کے دن سورۃ آل عمران کی تلاوت کرنا

حضرت مکحول تابعیؒ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ آل عمران جمعہ کے دن پڑھ لے اس کے لئے رات آنے تک فرشتے دعاء کرتے رہیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف)

## سورۃ یسین شریف کی فضیلت

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دن کے اول حصہ میں سورۃ یسین شریف پڑھ لی اس کی حاجتیں پوری کر دی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۃ یسین اللہ کی



رضا کی نیت سے پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے لہذا تم اسے اپنی موتی کے پاس پڑھا کرو (مشکوٰۃ شریف) یعنی جس کی موت کا وقت قریب ہوا سکے پاس بیٹھ کر پڑھو۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ یسین ہے جس نے یسین (ایک مرتبہ) پڑھی اللہ اس کے پڑھنے کی وجہ سے اس کے لئے دس مرتبہ پورا قرآن شریف پڑھنے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

## سورۃ کہف کی فضیلت

سورۃ کہف پندرہویں پارے کے آدھے پر الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سے شروع ہوتی ہے اس سورۃ کے پڑھنے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھ لی اس کے لئے دوئوں جمعوں کے درمیان نور روشن رہے گا۔ (نتیقی فی الدعوات الکبیر) یعنی اس کا دل منور رہے گا۔ یا یہ مطلب ہے کہ جمعہ کے دن ایک بار اس کے پڑھ لینے سے اس کی قبر میں بقدر ایک ہفتہ کے روشنی رہے گی۔ اگر کوئی ہر جمعہ کو پڑھ لیا کرے تو اسے موت کے بعد بھی نور ہی نور نصیب ہو گا۔ (گو تمام اعمال صالحہ روشنی کا سبب ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے سورۃ کہف کے اول کی تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (رواہ الترمذی وقال حسن صحیح)

## سورۃ تبارک الذی اور الم سجدہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیات ہیں، اس نے ایک شخص کی یہاں تک سفارش کی کہ وہ بخش دیا گیا، یہ سورت تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے (جو انتیسویں پارہ کی پہلی سورت ہے)۔ (ترمذی، نسائی)  
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ رات کو اس وقت تک نہ سوئے تھے جب تک کہ سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے تھے۔ (ترمذی دارمی)

## دو سورتیں عذاب قبر سے بچانے والی

سورۃ الم تنزیل اکیسویں پارہ میں ہے جسے الم سجدہ بھی کہتے ہیں یہ سورۃ لقمان اور سورۃ احزاب کے درمیان ہے سورۃ تَبَارَكَ الَّذِي اور الم سجدہ کو قبر کے عذاب سے بچانے میں خاص دخل ہے جیسا کہ چغلی اور پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے کو قبر کا عذاب لانے میں زیادہ دخل ہے۔

حضرت خالد بن معدانؒ (تابعی) نے فرمایا کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک شخص سورۃ الم سجدہ کو پڑھا کرتا تھا اس کے سوا (بطور ورد) کوئی دوسری سورت نہ پڑھتا تھا اور تھا بھی بہت گنہ گار جب قبر میں عذاب ہونے لگا تو اس سورت نے اس شخص پر اپنے پر پھیلا دئے اور عرض کیا کہ اے رب اس کی مغفرت فرما دے کیونکہ یہ مجھے زیادہ پڑھا کرتا تھا، چنانچہ خداوند قدوس نے اس کی سفارش قبول فرمائی اور فرمایا کہ اس کے لئے ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی لکھ دو اور ایک درجہ بلند کر دو۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی جانب سے قبر میں جھگڑا کرے گی اور اللہ پاک سے عرض کرے گی کہ اے اللہ اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے۔ یہ بھی فرمایا کہ یہ سورت پرندے کی طرح اپنے پر پھیلا دے گی اور سفارش



کرے گی اور عذاب قبر سے بچائے گی جو جو کچھ فضیلت سورۃ الم سجدہ کی بتائی یہ فضیلت اور خصوصیت سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک کی بھی بتائی ہے (مشکوٰۃ عن الداری) ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا لیا انہیں پتہ نہ تھا کہ یہاں قبر ہے وہاں سے ان کو سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنے کی آواز آئی، پڑھنے والے نے جو صاحب قبر تھا یہ سورۃ پڑھتے پڑھتے ختم کر دی۔ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ یعنی یہ سورت عذاب کو روکنے والی ہے اللہ کے عذاب سے اسے نجات دلا دے گی۔ (ترمذی)

### سورۃ الحشر کی آخری تین آیتیں

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر سورۃ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھ لیوے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیں گے جو اس دن شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اگر اس دن میں مرجائے گا تو شہید ہونے کا درجہ پائے گا اور جس نے یہ عمل شام کو کر لیا۔ تو اس کو بھی یہی نفع ہوگا (یعنی صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور اگر اس رات میں مرجائے گا تو شہادت کا درجہ پائے گا)۔ (ترمذی داری)

سورۃ حشر اٹھائیسویں پارہ میں ہے اس کی آخری تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے ختم سورۃ تک ہیں۔ تلاش کر کے نکال لو سمجھ میں نہ آئے تو کسی حافظ سے پوچھ لو۔

### سورۃ اذان لزلت، قل یا ایہا الکافرون اور سورۃ اخلاص

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ الْاَرْضُ نِصْفُ قُرْآنِ کے برابر ہے اور سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۃ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

### سورۃ اخلاص کی مزید فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے روزانہ دو سو مرتبہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی اس کے پچاس سال کے گناہ (صغیرہ) اعمال نامہ سے مٹائے جائیں گے۔ ہاں اگر اس کے اوپر کسی کا قرض ہو تو وہ معاف نہ ہوگا۔ (ترمذی) نیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لے تو قیامت کے دن اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوگا کہ اے میرے بندے تو اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔ (ترمذی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اس کے لئے) واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا کیا؟ فرمایا: جنت۔ (ترمذی و نسائی)

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے محبت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس کی محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا (ترمذی) حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لی اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیا جائے گا۔ اور جس نے بیس مرتبہ پڑھ لی۔ اس کے لئے جنت میں دو محل بنا دئے جائیں



گے۔ اور جس نے تیس مرتبہ پڑھ لی اس کے لئے جنت میں تین محل بنادئے جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم اس صورت میں تو ہم اپنے بہت زیادہ محل بنالیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ بہت بڑا داتا ہے جتنا عمل کر لو گے اس کے پاس اس سے بہت زیادہ انعام ہے۔ (دارمی مرسل)

### سورۃ الہکم التکاثر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ ہزار آیات پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسے طاقت ہے کہ روزانہ ہزار آیات (پابندی سے بلا ناغہ) پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ سورۃ الہکم التکاثر ط پڑھ لو۔ (تہذیب فی شعب الایمان)

### قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

یہ سورتیں قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ہیں ان کو معوذتین کہتے ہیں ان کی بڑی فضیلت آئی ہے تکلیف دینے والی چیزوں اور مخلوق کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے ان کا پڑھنا بہت ہی زیادہ نافع اور مفید ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرور عالم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھا کہ اچانک آندھی آگئی اور سخت اندھیرا ہو گیا حضور اقدس ﷺ سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ذریعہ اس مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگنے لگے یعنی ان کو پڑھنے لگے اور فرمایا کہ عقبہ ان سورتوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ حاصل کرو کیونکہ ان جیسی اور کوئی چیز نہیں ہے جس کے ذریعہ کوئی پناہ لینے والا پناہ حاصل کرے۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ایسی رات میں جس

میں بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیری بھی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے۔ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کو پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں، فرمایا جب صبح ہو اور شام ہو سورۃ قل هو اللہ احد اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس تین بار پڑھ لو۔ یہ عمل کر لو گے تو ہر ایسی چیز سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی جس سے پناہ لی جاتی ہے (یعنی ہر موذی اور ہر شر اور ہر بلا سے محفوظ ہو جاؤ گے)۔ (ترمذی)

بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص سورۃ قل اعوذ برب الفلق پڑھتا ہے تو ہر اس چیز کے شر سے اللہ کی پناہ لیتا ہے جو اللہ نے پیدا کی ہے۔ اور رات کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے اور گرہوں میں دم کرنے والی عورتوں کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے جو جادو کرتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے بھی پناہ لیتا ہے اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے والا سینوں میں وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ لیتا ہے۔ اتنی چیزوں کے شر سے بچنے کے لئے دعا کی جاتی ہے اسی لئے یہ دونوں سورتیں ہر طرح کے شر اور بلا اور مصیبت اور جادو ٹونہ ٹونکہ سے محفوظ رہنے کے لئے مفید ہیں اور مجرب ہیں ان کو اور سورۃ اخلاص کو صبح شام تین تین بار پڑھے اور دیگر اوقات میں بھی ورد رکھے کسی بچے کو تکلیف ہو۔ نظر لگ جائے تو ان دونوں کو پڑھ کر دم کرے یا ان کو لکھ کر گلے میں ڈال دے۔ بچوں کو یاد کرا دیں، دکھ تکلیف میں ان سے بھی پڑھوائیں۔

### رات کو سوتے وقت کرنے کا ایک عمل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ روزانہ رات کو جب حضور اقدس ﷺ بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ قل هو اللہ احد اور سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان میں اس طرح پھونک مارتے تھے کہ کچھ تھوک بھی پھونک کے ساتھ نکل جاتا تھا پھر



دونوں ہتھیلیوں کو پورے بدن پر جہاں تک ممکن ہو تا پھیر لیتے تھے یہ ہاتھ پھیرنا سر اور چہرے اور سامنے کے حصہ سے شروع فرماتے تھے اور یہ عمل تین بار فرماتے تھے (بخاری)

## بیماری کا ایک عمل

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ بیان فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تھی تو اپنے جسم پر سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے (جس کا طریقہ ابھی اوپر گزرا ہے) پھر جس مرض میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس میں یہ کرتی تھی کہ دونوں سورتیں پڑھ کر آپ کے ہاتھ پر دم کر دیتی تھی پھر آپ کے ہاتھ کو آپ کے جسم پر پھیر دیتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

دم صرف پھونکنے کو نہیں کہتے دم یہ ہے کہ پھونک کے ساتھ تھوک کا بھی کچھ حصہ نکل جائے۔

## حفظ قرآن کی ضرورت اور اہمیت

قرآن مجید بہت بڑا معجزہ ہے اور کئی اعتبار سے معجزہ ہے اس کا ایک کھلا ہوا معجزہ جو ہر مسلم اور غیر مسلم کے اور ہر دوست و دشمن کے سامنے ہے یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے اور جوان اور بڑی عمروں کے لوگ اس کو حفظ یاد کر لیتے ہیں۔ قرآن کا حفظ ہونا اچھا ذہن اور قوی دماغ ہونے پر موقوف نہیں، بڑے بڑے ذہین اور حافظے کی قوت رکھنے والے اپنی زبان میں لکھی ہوئی کتاب کے پچاس صفحے بھی یاد نہیں کر سکتے اور روزانہ تھوڑا سا وقت لگانے سے قرآن مجید کند ذہن والوں کو یاد ہو جاتا ہے جو اپنی زبان میں بھی نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ قرآن دنیا میں ہے اس کے حفظ کرنے کرانے والے بھی رہیں گے جو شخص یا جو کنبہ اور جو برادری اور جو علاقہ اس کی جانب سے غفلت برتے گا خود اس کی خیر سے محروم رہے گا قرآن کے یاد رکھنے والے ادارے

اور سینوں میں اٹھانے والے ہمیشہ رہیں گے اور اس کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے رہیں گے اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کے ہم محافظ ہیں یہ وعدہ اس طرح پورا ہوتا رہا ہے کہ ہمیشہ سے اس کے یاد رکھنے والے موجود رہے ہیں اور موجود رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہمیں چاہئے کہ قرآن کی طرف بڑھیں تاکہ اس کی برکتوں سے مالا مال ہوں اپنی اولاد کو قرآن مجید حفظ کرانے کی بلع کوشش کریں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اس کو خوب یاد کر لیا اور اس کے حلال کو حلال رکھا اور اس کے حرام کو حرام رکھا تو خدا تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے لوگوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن کے لئے دوزخ میں جانا واجب ہو چکا ہو گا۔ (ترمذی)

حلال کو حلال رکھا اور حرام کو حرام رکھا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن نے جن چیزوں کو حلال بتایا ہے ان کو حلال سمجھ کر ان پر عمل کیا اور جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان کو حرام سمجھ کر ترک کر دیا قرآن کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کی۔

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی بہتر ہوگی جب کہ آفتاب دنیا کے گھروں میں ہو۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا (یعنی جب والدین کے اعزاز و اکرام کا یہ حال ہے تو اب تمہارا کیا خیال ہے اس کے بارے میں جس نے یہ کام کیا یعنی قرآن پڑھا اس پر عمل کیا) (ابوداؤد شریف) یعنی اس کا انعام تو اور زیادہ ہو گا۔

اپنے بچوں کو حفظ میں لگاؤ یہ بہت آسان کام ہے جاہلوں نے مشہور کر دیا ہے کہ



قرآن حفظ کرنا لوہے کے چنے چبانے کے برابر ہے یہ بالکل جاہلانہ بات ہے قرآن حافظے سے یاد نہیں ہوتا معجزہ ہونے کی وجہ سے یاد ہوتا ہے۔ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ دنیا کا کام کاج کرتے ہوئے اور اسکول و کالج میں پڑھتے ہوئے بہت سے بچوں نے قرآن شریف حفظ کر لیا بہت سے لوگوں نے سفید بال ہونے کے بعد حفظ کرنا شروع کیا اللہ جل شانہ نے ان کو بھی کامیابی عطا فرمائی۔

جو بچہ حفظ کر لیتا ہے اس کی قوت حافظہ اور سمجھ میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ آئندہ جو بھی تعلیم حاصل کرے ہمیشہ اپنے ساتھیوں سے آگے رہتا ہے۔ قرآن کی برکت سے انسان دنیا اور آخرت میں ترقی کرتا ہے افسوس ہے کہ لوگوں نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں کوئی قرآن کی طرف بڑھے تو اس کی برکات کا پتہ چلے۔

بہت سے جاہل کہتے ہیں کہ طوطے کی طرح رٹانے سے کیا فائدہ یہ لوگ روپے پیسے کو فائدہ سمجھتے ہیں۔ ہر حرف پر درس نیکیاں ملنا اور آخرت میں ماں باپ کو تاج پہنایا جانا اور قرآن پڑھنے والے کا اپنے گھر کے لوگوں کی سفارش کر کے دوزخ سے بچوا دینا فائدہ میں شمار ہی نہیں کرتے، کہتے ہیں حفظ کر کے ملا بنے گا تو کہاں سے کھائے گا، میں کہتا ہوں کہ حفظ کر لینے کے بعد تجارت اور ملازمت کر لینے سے کون روکتا ہے ملا ہونا تو بہت بڑی سعادت ہے، جسے یہ سعادت مطلوب نہیں وہ اپنے بچے کو حفظ قرآن سے تو محروم نہ کرے جب حفظ کر لے تو اسے دنیا کے کسی بھی حلال مشغلے میں لگا دے اور یہ بات بھی معلوم ہونی چاہئے کہ جتنے سال یہ بچہ حفظ کرے گا اس کے یہ سال دنیوی تعلیم کے اعتبار سے ضائع نہیں ہوں گے کیونکہ حفظ کر لینے والا حفظ سے فارغ ہو کر چند ماہ کی محنت سے چھٹی ساتویں جماعت کا امتحان آسانی دے سکتا ہے یہ محض دعویٰ نہیں تجربہ کیا گیا ہے۔ فہل من مذكّر۔

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ  
وَأَشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

پارہ نمبر ۱ آیت نمبر ۱۵۲



## ذکر اللہ کے فضائل اور برکات

سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً  
وَآصِيلًا﴾

”اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔“

آیت بالا میں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے کا حکم فرمایا ہے، احادیث شریفہ میں ذکر اللہ کے بہت فضائل وارد ہوئے ہیں، چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

### ذاکر ہر بھلائی لے گئے

ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کون سے مجاہد کا بڑا اجر ہے آپ نے فرمایا جو ان میں سے خدا تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہو۔ پھر ان صاحب نے دریافت کیا کہ صالحین میں کس کا بڑا اجر ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ان میں جو اللہ تبارک و تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہو، پھر ان صاحب نے نمازیوں اور زکوٰۃ دینے والوں حاجیوں اور صدقہ دینے والوں کے متعلق بھی یہی سوال کیا اور آپ نے یہی جواب دیا۔

یہ سوال و جواب سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے ابو حفص ذکر کرنے والے تو ہر بھلائی لے اڑے اس پر رسول خدا (ﷺ) نے فرمایا کہ جی ہاں۔ (ترغیب)



## اللہ تعالیٰ کی معیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک بندہ کے ساتھ رہتا ہوں جب تک وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ ملتے رہیں۔ (بخاری)

## دل کی صفائی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کی صفائی ہوتی ہے اور دل کی صفائی اللہ کی یاد ہے اور ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے بچانے والی نہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی اس قدر اللہ کے عذاب سے نہیں بچاتا جس قدر ذکر کے ذریعہ بچاؤ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی اس قدر اللہ کے عذاب سے نہیں بچاتا اگرچہ مارتے مارتے مجاہد کی تلوار کیوں نہ ٹوٹ جائے۔

(تہذیب فی الدعوات الکبیر)

## دنیا میں دیدار جنت

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ غافلوں میں ذاکر خدا کی مثال ایسی ہے جیسے (میدان جنگ سے) بھاگ جانے والوں کے بعد کوئی جہاد کرنے والا ہو۔ اور غافلوں میں ذاکر خدا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سبز ٹہنی کسی سوکھے درخت میں ہو اور غافلوں میں ذاکر خدا کی مثال ایسی ہے جیسے اندھیرے میں چراغ رکھا ہو اور غافلوں میں رہتے ہوئے خدا کی یاد میں مشغول رہنے والے کو اللہ زندگی ہی میں اس کا مقام جنت دکھا دے گا اور غافلوں میں خدا کی یاد کرنے والے کی مغفرت ہر فصیح اور ہر اعجم کی تعداد میں

ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ) فصیح سے جن اور انسان اور اعجم سے جانور مراد ہیں۔

## اللہ کی بارگاہ میں تذکرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندے کے گمان کے پاس ہوں (جو گمان وہ مجھ سے رکھے) اور اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے سو اگر وہ مجھ کو تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور جب مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہوتی ہے۔ (بخاری)

”میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کرتا ہوں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف خود ہی اس کا ذکر کرتا ہوں فرشتوں کے سامنے اس کا ذکر نہیں کرتا اور یہ جو فرمایا کہ ”جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس کی جماعت سے بہتر ہوتی ہے“ یعنی مقرب فرشتوں اور ارواح مرسلین میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں جو سب مل کر عام انسانوں سے بہتر اور افضل ہیں۔

(طبی)

”میں بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں“ اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے متعلق جو بندہ مغفرت اور عذاب کا گمان کرتا ہے میں ایسا ہی کرتا ہوں اگر وہ یہ گمان رکھتا ہے کہ خدا مجھ کو بخش دے گا تو اس کو بخش دیتا ہوں اور اگر اس کے خلاف گمان رکھتا ہے تو نہیں بخشتا ہوں۔ (لمعات)

ایک روز حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہنے لگے کہ مجھ کو معلوم ہو جاتا ہے جب مجھ کو میرا خدا یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا جب میں اس کو یاد کرتا ہوں تو وہ مجھ کو یاد کرتا ہے لہذا جب کوئی شخص بارگاہ خداوندی میں اپنا ذکر چاہے وہ خدا کا ذکر شروع کر دے۔



## تہجد گزاری کے بدلے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے رات کو جاگ کر تکلیف برداشت کرنے سے عاجز ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل کرتا ہو اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے بزدلی کرتا ہو اس کو چاہئے کہ اللہ کا ذکر بہت کرے۔ (طبرانی)

## بلا خرچ بالا نشین

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص کی گود میں روپے ہوں جن کو وہ تقسیم کرتا ہو اور دوسرا شخص خدا کا ذکر کرتا ہو تو یہ ذکر کرنے والا ہی افضل رہے گا۔ (الترغیب)

## بستر پر بلند درجے

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ دنیا میں بہت سے لوگ بچھے ہوئے بستروں پر ضرور بالضرور ذکر اللہ کریں گے اور (وہ ذکر) ان کو بلند درجوں میں داخل کر دے گا۔ (ترغیب)

## دیوانہ بن جاؤ

حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کا ذکر اس قدر زیادہ کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔ (ایضاً)

## ریا کاری کی پرواہ نہ کرو

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ منافق لوگ

تم کو ریا کار کہنے لگیں۔ (ایضاً)

## نمبر لے گئے

ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ کا مکہ شریف کے راستے میں جہان پہاڑ پر گزر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ چلو یہ جہان ہے۔ آگے بڑھ گئے (اپنے نفسوں کو) تنہا کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضرت تنہا کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ (مسلم شریف)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جواب میں فرمایا کہ ہمیشہ یاد خدا کی حرص کرنے والے اپنے نفسوں کو تنہا کرنے والے ہیں۔ خدا کا ذکر ان کا بوجھ اتار دے گا۔ لہذا وہ ہلکے پھلکے (میدان حشر) میں آئیں گے۔ (ترمذی)

اپنے نفسوں کو تنہا کرنے والے، یعنی اپنے ہمعصر لوگوں سے بالکل الگ رویہ رکھنے والے کہ سب لوگ تو دنیاوی بکواس، بیہودہ خرافات اور لالچیں باتوں میں مشغول ہوں مگر وہ لوگ صرف اللہ کی یاد میں وقت گزارتے ہوں۔ (من المرقاة)

## ندائے مغفرت

حضور سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہو جائیں اور ان کی غرض اس سے صرف رضاء خدا ہو تو (خدا کا) منادی آسمان سے آواز دیتا ہے کہ اٹھ جاؤ بخشے بخشائے اور میں نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ (ترغیب)

## موتی کے منبر

سردار دو جہاں ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ شانہ ضرور ایسے



لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا۔ (اور) وہ موتیوں کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے اور یہ حضرات نہ نبی ہوں گے نہ شہید ہوں گے (اور) سب لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے (یہ سن کر) ایک اعرابی (رسول خدا ﷺ) کے سامنے دو زانوں بیٹھ گئے اور عرض کیا کہ حضرت ان کے اوصاف بتا دیجئے (تاکہ) ہم ان کو پہچان لیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ حضرات ہوں گے (جن میں کوئی رشتہ ناتہ نہ ہوگا اور) جو مختلف قبیلوں اور مختلف شہروں کے ہوں گے (اور اس کے باوجود) اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے تھے (اور) اللہ کی یاد کے لئے جمع ہوا کرتے تھے۔ (ترغیب)

### خیر الدنیا والآخرۃ

رحمت کائنات حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ چار چیزیں جس کو دی گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی دیدی گئی (وہ چار چیزیں یہ ہیں) ① شکر گزار دل، ② خدا کا ذکر کرنے والی زبان، ③ بلاء پر صبر کرنے والا بدن، ④ اور اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرنے والی بیوی۔ (ترغیب)

### صرف ایک چیز

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام کی چیزیں تو بہت ہیں (جن کی ذمہ داری بھی) مجھ پر بہت ہے اور سب کی ادائیگی بھی نہیں ہوتی) لہذا مجھ کو آپ ایک ہی چیز بتا دیجئے جس میں لگا رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تیری زبان ہمیشہ یاد خدا میں تر رہے۔ (مشکوٰۃ)

### جہاد سے افضل

حضرت سرور عالم ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ قیامت کے روز خدا کے نزدیک

کون شخص سب سے افضل اور سب سے بلند درجے والا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں! (اس پر) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ذکر کرنے والے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل اور ارفع ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اگر (جہاد کرنے والا) اپنی تلوار سے کافروں اور مشرکوں کو اس قدر مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور (وہ شخص یا تلوار) خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا ہی افضل رہے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم) کو خطاب کر کے فرمایا کہ کیا تم کو تمہارا وہ عمل نہ بتا دوں جو تمہارے مالک (خداوند عالم) کے نزدیک تمام اعمال سے بہتر اور پاکیزہ ہے اور جو تمہارے درجات کو سب اعمال سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لئے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے اور جو اس سے (بھی) بہتر ہے کہ تم دشمن سے بھڑ جاؤ اور ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب میں عرض کیا کہ جی ارشاد فرمائیے! آپ نے فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے (جو ان سب سے اعلیٰ و افضل ہے)۔ (ترمذی)

### دنیا سے رخصت ہونے کے وقت

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی (صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حاضر ہو کر سوال کیا کہ حضرت سب لوگوں سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا خوشی ہے اس شخص کے لئے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں ان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا سب سے زیادہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، یہ کہ تو دنیا سے اس حالت میں جدا ہو کہ تیری زبان اللہ کے ذکر میں تر ہو۔ (ترمذی شریف)



## جنت کے باغیچے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا کہ جب جنت کے باغیچوں پر گزرو تو کھایا پیا کرو! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذکر کی مجلسیں ہیں۔ (ایضاً)

فائدہ: کھانے پینے کا مطلب یہ ہے کہ ان باغیچوں میں جا کر باغیچوں والوں کے عمل میں شریک ہو جاؤ یعنی ذکر کرنے لگا کرو۔

## فرشتوں کے سامنے فخر

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول خدا ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے (جو بیٹھے ہوئے تھے) آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو یہاں کس چیز نے بٹھار کھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم بیٹھے ہوئے خدا کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی ہدایت دی اور اس کی وجہ سے ہم پر احسان کیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم کو صرف اسی چیز نے بٹھار کھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کو صرف اسی چیز نے بٹھار کھا ہے! آپ نے فرمایا کہ خوب سمجھ لو میں نے تم کو جھوٹا سمجھ کر قسم نہیں کھلائی لیکن بات دراصل یہ ہے کہ (ابھی) میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور مجھ کو یہ بتا گئے کہ اللہ عزوجل فرشتوں کے سامنے تم کو فخراً پیش فرما رہے ہیں۔ (مسلم)

## عذاب الہی سے نجات

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عمل بندے کو اس قدر خدا کے عذاب

سے نہیں بچاتا جس قدر خدا کی یاد بچاتی ہے۔ (ترمذی عن معاذ)

فائدہ: یعنی سارے نیک اعمال خدا کے عذاب سے نجات دلانے کا ذریعہ ہیں مگر ان سب میں افضل ذکر اللہ ہے جس کے برابر کوئی بھی عمل نہیں۔

## عرش الہی کے سایہ میں

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ سات شخص ایسے ہیں جن کو خداوند تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔  
① منصف مسلمان بادشاہ۔

② وہ جوان جو اللہ عزوجل کی عبادت میں پلا بڑھا۔

③ وہ شخص جس کا دل مسجد میں انکار رہتا ہے۔

④ اور وہ دو شخص جنہوں نے آپس میں اللہ کے لئے محبت رکھی اور اسی پر ملاقات کی اور اسی پر جدا ہوئے۔

⑤ وہ شخص جس کو کسی صاحب مرتبہ اور حسین عورت نے (برے کام کی) دعوت دی اور اس نے (کورا) جواب دے دیا کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔

⑥ وہ شخص جس نے داہنے ہاتھ سے صدقہ کیا اور اس کو پوشیدہ رکھا حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

⑦ وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور اس کے آنسو بہ پڑے۔

(بخاری شریف)

## مردہ اور زندہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مثال اس شخص کی جو اپنے رب کو یاد کرے اور اس کی مثال جو اپنے



رب کو یاد نہ کرے زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔ (بخاری)

فائدہ: یعنی خدا کی یاد میں مشغول رہنے والا زندہ ہے اور اس سے غافل رہنے والا مردہ ہے ذاکرین کو حیات جاودانی نصیب ہوتی ہے ان کو خدا کے تعالیٰ کا خاص تعلق حاصل ہوتا ہے۔ وہ دونوں عالم میں امن و چین کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

ہرگز نمیرد آل کہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ذاکر کے برعکس وہ لوگ ہیں جن کو دنیا و آخرت کا ہوش نہیں ان کا باطن مردہ اور گندہ اور ظاہر مرجھایا ہوا رہتا ہے بظاہر وہ جاندار معلوم ہوتے ہیں مگر بندگی کی روح سے کورے اور خالی ہوتے ہیں۔

انسانی صورت اور ڈھانچہ ضرور ان کے پاس ہوتا ہے مگر ان کی زندگی بے سود اور بے فائدہ ہوتی ہے جس طرح مردہ کوئی کسب نہیں کرتا اور عملی ترقی کے زینہ پر نہیں چڑھتا اس طرح غیر ذاکر کا حال ہے۔ ان میں سے کبھی کسی کو تھوڑی بہت دنیا تو مل جاتی ہے مگر آخرت کی غفلت ان کو دنیا میں رہتے ہوئے مردہ بنا دیتی ہے۔

### حضور اکرم ﷺ کا جواب

حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھ پر یہ بات پیش کی کہ (اگر تم چاہو تو) مکہ کے سنگریزوں کو تمہارے لئے سونا بنا دوں! میں نے عرض کیا کہ اے میرے رب (میں) نہیں (چاہتا) لیکن (میں تو یہ چاہتا ہوں) کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھالوں اور دوسرے روز بھوکا رہوں سو جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں اور تیری یاد میں لگوں اور جب پیٹ بھر لوں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر کروں۔

(احمد و ترمذی)

### کروٹ میں قبول

حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص پاک ہونے کی صورت میں (یعنی با وضو) اپنے بستر پر پہنچا اور نیند آنے تک اللہ کو یاد کرتا رہا تو رات کو جس وقت بھی کروٹ بدلتے ہوئے اللہ سے کسی دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرے گا تو خدا تعالیٰ وہ بھلائی اس کو ضرور دے گا۔ (مشکوٰۃ عن اذکار النووی)

### شیطان کی ناکامی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب انسان اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کو یاد کر لے تو شیطان (اپنے ساتھیوں) سے کہتا ہے کہ (چلو) یہاں نہ رات کو ٹھہر سکتے ہیں اور نہ کھا سکتے ہو۔ اور جب (انسان) اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کیا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم (یہاں) رات کو ٹھہرنے میں کامیاب ہو گئے اور جب کھاتے وقت اللہ کو یاد نہ کیا تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے کہ تم یہاں رات کو ٹھہرنے اور کھانا کھانے میں کامیاب ہو گئے۔ (مسلم)

### نماز فجر اور عصر کے بعد ذکر کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز باجماعت پڑھے پھر سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا اللہ کو یاد کرتا رہے پھر دو رکعتیں پڑھ لے تو اس کو پورے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

رسول خدا ﷺ نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک چار زانوں (پالٹی مار کر) بیٹھے رہتے تھے اور آپ نے نماز فجر اور نماز عصر کے بعد یاد خدا میں مشغول ہونے کی ترغیب دی



ہے اور اس بارے میں بہت سی فضیلتوں سے باخبر کیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے یہ زیادہ محبوب ہے، کہ ضرور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کو یاد کرتے رہیں اور چار غلام آزاد کرنے سے مجھ کو یہ بہت زیادہ پسند ہے کہ ضرور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاؤں جو عصر کی نماز سے سورج چھپنے تک اللہ کو یاد کرتے رہیں۔ (ابوداؤد شریف)

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص فجر کی نماز پڑھ لے پھر بیٹھا بیٹھا سورج نکلنے تک اللہ کو یاد کرتا رہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (الترغیب والترہیب)

ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ نے (مجاہدین کا) ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا جن کو بہت زیادہ غنیمت کے اموال ہاتھ لگے اور جلد واپس آ گئے۔

یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نے کوئی دستہ ایسا نہیں دیکھا جو اس دستہ کی نسبت زیادہ مال غنیمت لایا ہو اور اس قدر جلدی واپس آیا ہو اس پر رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا میں تجھ کو ایسا شخص نہ بتا دوں جو اس دستہ سے بھی زیادہ جلدی واپس ہونے والا اور مال غنیمت حاصل کرنے والا ہو۔ (سنو) یہ وہ شخص ہے جو باجماعت نماز پڑھے پھر سورج نکلنے تک اللہ کو یاد کرتا رہے۔ (ایضاً)

فائدہ: بعض روایات میں ہے کہ جس جگہ نماز فجر باجماعت پڑھی ہو اسی جگہ بیٹھا ہوا ذکر کرتا رہے، عورتیں گھر میں بلاجماعت نماز پڑھتی ہیں وہ بھی ذکر کا اہتمام کریں مصلے پر بیٹھی بیٹھی ذکر کرتی رہیں اور اشراق پڑھ کر انھیں اجر عظیم پائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ اگر کسی وجہ سے مصلیٰ چھوڑنا پڑے تو بھی ذکر کرتی رہیں فجر اور عصر کے بعد ذکر کا خاص وقت ہے اور اس کی بہت ہی فضیلت ہے۔

## نفاق سے بری

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خدا کا ذکر بہت کیا وہ نفاق سے بری ہو گیا۔ (ترغیب عن البیہقی)

## مجلس کے آخر میں اٹھنے سے پہلے پڑھنے کی دعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا پھر اس میں اس کی بے جا باتیں بہت ہو گئیں، اور اس نے اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھ لیا:

﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ  
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ﴾

”میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔“

تو جو کچھ اس نے اس مجلس میں کہا ہے وہ بخش دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی، ص ۳۹۵، ابواب الدعوات، باب ما یقول اذا قام من مجلس)

تشریح: یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی گئی ہے، سنن ابوداؤد میں حضرت ابوبرزہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہونے کا ارادہ فرماتے تھے تو سب سے آخر میں مذکورہ الفاظ پڑھتے تھے، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ایسے کلمات پڑھتے ہیں جو پہلے نہیں پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجلس میں جو کچھ ہوا ہو



یہ کلمات اس کے لئے کفارہ بن جاتے ہیں۔

حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”الترغیب والترہیب“ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھے یا نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو چند کلمات ادا فرماتے تھے، میں نے ان کلمات کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا کہ (ان کلمات کے پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ) (مجلس میں) اگر خیر کی باتیں ہوں گی تو یہ کلمات ان باتوں پر قیامت کے دن تک مہربن جائیں گے، اور بری باتیں کی ہوں گی تو ان کے لئے کفارہ بن جائیں گے، یہ کلمات وہی ہیں جو اوپر گزرے۔

(رواہ ابن ابی الدنیا والنسائی واللفظ لهما والحاکم والبیہقی)

مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کو ضرور پڑھ لینا چاہئے اور تین مرتبہ پڑھ لے تو بہتر ہے کیونکہ بعض روایات میں یہ عدد مذکور ہے، ذرا سی زبان ہلانے میں کتنا بڑا نفع حاصل ہوتا ہے، فالحمد للہ۔

اور واضح رہے کہ ان کے پڑھنے سے حقوق العباد معاف نہ ہوں گے مثلاً کسی کی غیبت کی یا غیبت سنی، یا چغلی کھائی تو اس کے لئے صاحب حق سے معافی مانگے، اور اگر اس کو خبر نہ ہو گئی ہو تو اس کے لئے اتنا زیادہ استغفار کرے کہ دل گواہی دیدے، کہ اس کے بارے میں جو کچھ کہا تھا اس کی تلافی ہو گئی، خوب سمجھ لو۔

## ذکر چھوڑنے کی وعیدیں

اب وہ احادیث کریمہ درج کی جاتی ہیں جن میں ذکر اللہ سے غافل ہونے والوں کے لئے وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

## مردہ گدھے کے پاس سے اٹھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ جب کچھ لوگ کسی جگہ (بیٹھے پھر وہاں) سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا تو وہ گویا مردہ گدھے کو چھوڑ کر اٹھے اور یہ مجلس (آخرت میں) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ (احمد، ابوداؤد)

## نقصان عظیم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی بیٹھنے کی جگہ بیٹھا اور اس نے اس جگہ اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ جل شانہ کی جانب سے اس کا یہ بیٹھنا اس کے لئے نقصان کا سبب ہوگا، وہ شخص کسی جگہ لیٹا اور اس نے لیٹنے میں (اول سے آخر تک کسی وقت بھی) اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس کا یہ لیٹنا اللہ کی جانب سے نقصان کا باعث ہوگا۔ (ابوداؤد شریف) اور جو شخص کسی جگہ چلا اور اس چلنے کے درمیان اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس کے لئے یہ چلنا نقصان کا سبب ہوگا۔

(زاوہ فی الترغیب)

## ہر بات وبال ہے مگر

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان کی ہر بات اس کے لئے وبال ہے (اور) اس کے لئے نفع کی چیز نہیں ہے مگر (نفع کی چیزیں یہ ہیں) ① کسی بھلائی کا حکم کرنا۔ ② کسی برائی سے روک دینا۔ ③ یا اللہ جل شانہ کا ذکر کرنا۔ (ترمذی شریف)

## دل کی سختی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ مت بولا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے بغیر زیادہ



بولنا قساوت قلبی یعنی دل کی سختی کا سبب ہے اور بلاشبہ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ سے دور وہی دل ہے جو سخت ہے۔ (رواہ الترمذی)

## لعنت سے کون محفوظ ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار بلاشبہ ساری دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو ذکر اللہ کے تابع ہو اور عالم دین اور (دین کا) طالب علم۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز مردود ہے اللہ جل شانہ کی رحمت سے دور ہے بارگاہ خداوندی میں نامقبول ہے خواہ کیسی ہی زیب و زینت کے ساتھ بنی ہوئی ہو اور اہل دنیا کو کیسی ہی بھائی ہو البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں خداوند قدوس کے یہاں مقبول ہیں جو ذکر اللہ کے تابع ہوں یعنی اللہ کی نافرمانبرداری اور خوشنودی کے لئے جو کچھ ہو وہ سب مقبول بارگاہ ہے جیسے اللہ کی رضا کے لئے حلال مال خرچ کرنا، دینی مدرسہ کھولنا مسجد بنانا، غریبوں کو کھانا کھانا کتابیں لکھنا بال بچوں کی پرورش کرنا، ماں باپ کے حقوق ادا کرنا وغیرہ وغیرہ نیز دین کا عالم دین اور دین کا طالب علم بھی لعنت خداوندی سے محفوظ ہے اور خداوند عالم کے یہاں مقبول و محبوب ہے، علماء نے بتایا ہے کہ جو شخص بھی اللہ کی نافرمانبرداری میں لگا ہوا ہے وہ ذکر ہے یعنی زبان سے یا دل سے یا عمل سے اللہ کے کام میں یا اللہ کے نام میں جو مشغول ہے وہ ذکر ہے، غافلوں میں شمار نہیں جَعَلْنَا اللَّهُ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهُ كَثِيرٌ وَأَوْحَشَرْنَا مَعَ الذَّاكِرِينَ الصَّالِحِينَ۔

کوئی مجلس ذکر اللہ اور صلوٰۃ و سلام سے خالی نہ رہنے دیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا، تو یہ مجلس ان کے لئے سراسر نقصان ہوگی، اب اللہ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو بخش دے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸ ترمذی)

اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہر مجلس میں اللہ کا ذکر کریں، اور اس کے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجیں، جو مجلس ان دونوں چیزوں سے خالی ہوگی وہ نقصان کا باعث ہوگی، ایک حدیث میں ہے کہ جو لوگ کسی ایسی مجلس سے کھڑے ہوئے جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا وہ ایسے ہیں جیسے مردہ گدھے کی نعش کے پاس بیٹھے تھے اس کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ مجلس ان کے حق میں حسرت کا باعث ہوگی، (رواہ ابو داؤد) اور ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ جنتیوں کو کوئی حسرت نہ ہوگی سوائے اس کے کہ کوئی گھڑی دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزر گئی تھی۔ (حصن حصین)

حدیث بالا میں صرف مجلس کا ذکر ہے، اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ جو شخص کسی جگہ لیٹا اور اس لیٹنے کی جگہ اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ لیٹنا اللہ کی طرف سے اس کے لئے سراسر نقصان ہے، اور جو شخص کسی چلنے کی جگہ میں چلا، جس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا، تو یہ چلنا اس کے لئے اللہ کی طرف سے سراسر نقصان ہوگا۔

(الترغیب والترہیب)

مؤمن بندوں کو چاہئے کہ جہاں کہیں ہوں اور جس جگہ بھی بیٹھیں یا لیٹیں یا چلیں، خواہ تھوڑی ہی دیر کا لیٹنا، بیٹھنا یا چلنا ہو کچھ نہ کچھ اللہ کا ذکر کر لیا کریں۔





قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

وَلِذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ ط

پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۴۵



سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر

### کا ورد رکھنے کے فضائل

ہر عیب اور نقصان سے اللہ جل شانہ پاک ہے اس کے بیان کرنے کو تسبیح کہا جاتا ہے اور اللہ جل شانہ تمام صفات کمال سے متصف ہے اور تعریف ہی کا مستحق ہے اس کے بیان کرنے کو تحمید کہا جاتا ہے اور اللہ کی بڑائی بیان کرنے کو (کہ وہ سب سے بڑا ہے) تکبیر کہا جاتا ہے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اس کو تہلیل کہا جاتا ہے، سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ میں چاروں چیزیں یعنی تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور تہلیل بیان کی جاتی ہیں۔

### جنت میں داخلہ

حضور پر نور سرور دو عالم ﷺ نے (ایک مرتبہ) ارشاد فرمایا کہ جس نے اخلاص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔  
کسی نے عرض کیا کہ اس کا اخلاص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا اخلاص یہ ہے کہ پڑھنے والے کو خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے روک دے۔ (طبرانی)  
یعنی اس کلمہ کو اخلاص کے ساتھ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو خوب سمجھ کر پڑھے اور سچے دل سے یقین کے ساتھ خدا کے معبود ہونے کا اقرار کرے اور یہ یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے قدرت والا ہے شدید العقاب اور سریع الحساب ہے، اس کا پختہ یقین کرنے سے گناہ سرزد نہ ہوں گے۔

### عرش تک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد



فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص اخلاص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے گا تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جائے گا جب تک کہ بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ (ترمذی)

### اللہ تعالیٰ تک پہنچنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تسبیح (سبحان اللہ) نصف میزان ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھردیتا ہے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے لئے کوئی پردہ نہیں ہے حتیٰ کہ وہ خدا کے پاس پہنچے گا (ایضاً) سبحان اللہ نصف میزان ہے یعنی قیامت کے روز سبحان اللہ کا ثواب نصف ترازو کو بھردے گا اور الحمد للہ کا ثواب پوری ترازو کو بھردے گا۔

مشکوٰۃ شریف (کتاب الطہارۃ) میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ الحمد للہ ترازو کو بھردیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ بھردیتے ہیں زمین و آسمان کے درمیان کو۔ (الحديث عن المسلم)

### دنیا و مافیہا سے افضل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہنا ان تمام چیزوں سے پیارا ہے جن پر سورج نکلتا ہے۔ (مسلم)

یعنی اس کا ایک بار پڑھ لینا اس سب سے بہتر ہے۔ جو آسمان کے نیچے ہے۔

### روزانہ ہزار نیکیاں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول

خدا ﷺ کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ہزار نیکیاں روزانہ کمالو؟ یہ سن کر حاضرین مجلس میں سے ایک سائل نے سوال کیا ہم سے کوئی شخص کیسے ہزار نیکیاں کمائے؟ آپ نے فرمایا جو سو مرتبہ سبحان اللہ کہہ لے تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ہزار گناہ (صغیرہ) ختم کر دیئے جائیں گے۔ (مسلم)

### حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ذکر فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خداوند عالم سے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجئے جس کے ذریعہ (وظیفہ کے طور پر) آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکاروں۔

رب العالمین جل مجدہ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا کرو ایہ من کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار اس کو تو تیرے سب ہی بندے پڑھتے ہیں اور میں تو ایسی چیز چاہتا ہوں جو خاص آپ مجھ کو بتائیں رب تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ (اس کلمہ کو معمولی نہ سمجھو) ساتوں آسمان اور جو میرے علاوہ ان کے آباد کرنے والے ہیں اور ساتوں زمینیں اگر ایک پلڑہ میں رکھ دی جائیں اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دوسرے پلڑہ میں رکھ دیا جائے تو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (کا) پلڑہ وزنی ہونے کی وجہ سے) ان سب کے مقابلہ میں جھک جائے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح عن شرح السنۃ)

### حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے



ارشاد فرمایا ہے کہ جس رات مجھ کو سیر کرائی گئی (یعنی معراج کی رات میں) میں (حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمد ﷺ) اپنی اُمت کو میرا سلام کہہ دیجیو، اور ان کو بتلا دیجیو کہ جنت کی اچھی مٹی ہے اور میٹھا پانی ہے اور وہ چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سلام کا جواب دینا چاہئے۔

مطلب یہ ہے کہ جنت میں اگرچہ درخت بھی ہیں پھل اور میوے بھی ہیں مگر ان کے لئے چٹیل میدان ہی ہیں جو نیک عمل سے خالی ہیں۔ جنت کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی زمین کھیتی کے لائق ہو اس کی مٹی اچھی ہو، اس کے پاس بہترین میٹھا پانی ہو اور جب اس کو بودی جائے تو اس کی مٹی میں اپنی صلاحیت اور بہترین پانی کے سیخاؤ کی وجہ اچھے درخت نکل آئیں سو جو شخص یہاں درخت لگائے گا وہاں جا کر پائے گا۔

### احد پہاڑ کے برابر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ روزانہ احد (پہاڑ) کے برابر عمل کر لیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کیا عمل ہے؟ فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ احد سے بڑا ہے اور الْحَمْدُ لِلَّهِ احد سے بڑا ہے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ احد سے بڑا ہے اور اللَّهُ أَكْبَرُ احد سے بڑا ہے۔ (ترغیب)

### چار کلموں کا انتخاب

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے سارے کلام سے چار کلام چھانٹے ہیں

سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ جس نے ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہا اس کے لئے بیس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے بیس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور جس نے ایک مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہا تو اس کا بھی یہی ثواب ہے اور جس نے ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا تو اس کا بھی یہی ثواب ہے اور جس نے اپنے دل سے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہا اس کے لئے تیس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترغیب)

### ایمان تازہ کیا کرو

ایک حدیث میں ہے کہ سرور عالم ﷺ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ اپنا ایمان تازہ کیا کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ ہم اپنا ایمان کیسے تازہ کریں؟ آپ نے فرمایا کہ کثرت سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا کرو۔ (الترغیب والترہیب)

### تین کلمات جن کے پڑھنے کا بے انتہا ثواب ہے

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک دن نماز فجر سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے علی الصباح باہر تشریف لے گئے، اس وقت میں اپنے مصلے پر تھی، پھر چاشت کا وقت ہو جانے کے بعد آپ تشریف لائے، اس وقت میں اسی نماز کی جگہ بیٹھی ہوئی تھی، جہاں آپ نے مجھے چھوڑا تھا، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم اس وقت سے لے کر اب تک اسی حالت پر ہو، جس پر میں نے تم کو چھوڑا تھا، عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں، تم نے جس قدر بھی آج (مسلل دو تین گھنٹے تک ذکر کیا ہے اگر اس کے مقابلہ میں ان کلمات کو تولا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہو جائے گا وہ چار کلمات یہ ہیں جن کو تین مرتبہ پڑھا)



۱ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ۔

۲ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ رِضَا نَفْسِهِ۔

۳ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ زِينَةُ عَرْشِهِ

۴ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مَدَادُ كَلِمَاتِهِ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۰۰ بحوالہ مسلم)

حدیث شریف سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کثرت عمل ہی کثرت ثواب کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ بعض مرتبہ تھوڑا عمل بھی بڑے عمل سے بڑھ جاتا ہے جس کا ثواب زیادہ مل جاتا ہے، چنانچہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہنے کا بہت زیادہ ثواب ہے پھر اس ثواب میں بے انتہا اضافہ ہو گیا جب کہ یہ الفاظ بڑھاد لئے عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِينَةُ عَرْشِهِ وَ مَدَادُ كَلِمَاتِهِ حمد و تسبیح زبان سے ایک مرتبہ نکلی اور اس کی مقدار بڑھانے کے لئے الفاظ بالا بڑھادیئے گئے، سب مسلمان کم از کم صبح و شام ایک ایک تسبیح ان کلمات کی اس طرح پڑھ لیا کریں:

۱ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ۔

”میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس قدر اس کی مخلوق ہے۔“

۲ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ رِضَا نَفْسِهِ۔

”میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو جائے۔“

۳ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ زِينَةُ عَرْشِهِ

”میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس قدر اس کے عرش کا وزن ہے۔“

۴ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مَدَادُ كَلِمَاتِهِ۔

”میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں جس قدر اس کی

تعریف کے بے انتہا کلمات لکھنے کی روشنائی ہو۔“

## کلمہ توحید کے فضائل

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ یوں کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

”کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

تو اس کو ایسے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۳۳)

جب مسلمان شرعی جہاد کرتے تھے تو ان کے پاس لونڈی غلام بھی ہوتے تھے، امیر المؤمنین جہاد میں شریک ہونے والے مسلمانوں پر ان کا فرقیہ یوں کو بانٹ دیتے تھے، جن کو قید کر لیا جاتا تھا، یہ جہاد کرنے والوں کی ملکیت ہو جاتے تھے، پھر ان میں بہت سے اسلامی اخلاق و اعمال سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیتے تھے، غلام آزاد کرنے کی بڑی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب کسی نے کسی کو آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کے اعضاء دوزخ سے آزاد فرمادیں گے۔ (بخاری و مسلم)

مذکورہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے مذکورہ بالا کلمہ (جسے ہم کلمہ توحید کہتے ہیں) دس مرتبہ پڑھ لیا، تو اس کو ایسے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں، مطلق غلام آزاد کرنے کا بھی بڑا ثواب ہے، لیکن خصوصیت



کے ساتھ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی قسمت کا مارا کفر کی سزا میں غلام بنالیا جائے اور وہ کسی کی ملکیت میں آجائے تو شرف نبی کی وجہ سے اس کے آزاد کرنے کا ثواب اور زیادہ بڑھ جاتا ہے، اس کلمہ کو دس مرتبہ پڑھنا چاہیں تو دو تین منٹ میں پڑھ سکتے ہیں ذرا سی دیر کے عمل پر اتنا بڑا ثواب عنایت فرماتا اللہ جل شانہ کا کتنا بڑا احسان ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو (کسی وقت) اس حالت میں بیدار ہو کہ اس کے منہ سے (ذکر کے) الفاظ نکل رہے ہوں اور اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا، پھر رب اغفر لی کہا، یا فرمایا کہ دعاء کی تو اس کی دعاء قبول ہوگی، پھر اگر وضو کیا اور نماز (تہجد) پڑھ لی تو اس کی نماز قبول کر لی جائے گی۔ (صحیح بخاری وغیرہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہے، جس سے اس کا مقصود صرف اللہ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔

(رواہ الطبرانی من روایۃ یحییٰ بن عبداللہ الباہلی وقال المنذری)

اس کلمہ کو کلمہ توحید اور کلمہ چہارم کہتے ہیں، جیسا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کو کلمہ تمجید اور کلمہ سوم کہتے ہیں، حدیثوں میں ان کے پڑھنے کی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، اور ان کے نام یا نمبر عوام میں مشہور ہو گئے ہیں، اور امتیاز کرنے کے لئے اس طرح نام رکھنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے، کلمہ توحید کو بہت سے مواقع میں پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے، حضور اقدس ﷺ نے حج کے موقع پر جب صفا و مروہ کی سعی فرمائی تو صفا پر اس کلمہ کو پڑھا، اور ان لفظوں کا اضافہ فرمایا، لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ پھر صفا سے چل کر جب مروہ پہنچے تو وہاں بھی وہی عمل کیا جو صفا پر کیا تھا۔ (صحیح مسلم)

سنن ترمذی میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہترین دعاء یوم عرفہ (یعنی حج کے موقع پر عرفات) کی دعاء ہے، اور سب سے بہتر کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (اس موقع پر کہا۔ یہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (حسنہ الترمذی مع انہ قال فی بعض الرواۃ انہ لیس بالقوی عند اہل الحدیث، قال الشوکانی فی تحفۃ الذاکرین و اخرجه ایضا احمد باسناد رجالہ ثقات و لفظہ کان اکثر دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ لا اله الا اللہ الخ)۔

کلمہ توحید کے مذکورہ الفاظ کے ساتھ دوسری روایت میں بیدہ الخیر اور یُحییٰ وَیُمِیتُ اور وَهُوَ حَتَّى لَا يَمُوتُ کا اضافہ بھی وارد ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بازار میں یہ کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَتَّى لَا يَمُوتَ بیدہ الخیر وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

”کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے سب تعریف ہے وہی زندہ فرماتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اور وہ (ہمیشہ) زندہ ہے اس کو موت نہیں آئے گی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

تو اس کے لئے اللہ جل شانہ دس لاکھ نیکیاں لکھ دیں گے، اور اس کے دس لاکھ



گناہ معاف فرمادیں گے، اور اس کے دس لاکھ درجات بلند فرمادیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیں گے۔ (رواہ الترمذی، ورواہ الحاکم فی المستدرک وابن ماجہ)

حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نماز مغرب اور نماز فجر سے فارغ ہو کر اپنی جگہ سے ہٹے بغیر (اسی طرح) ٹانگیں موڑے ہوئے (جس طرح التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھا ہے) دس مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَخْتَارُ يُخَيِّرُ وَيُمِيزُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھ لے تو ہر مرتبہ کے بدلہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے، اور یہ کلمات ہر تکلیف سے اور شیطان مردود سے اس کے لئے حفاظت کی چیز بن جائیں گے، اور سوائے شرک کے کوئی گناہ اس کو ہلاک نہ کر سکے گا اور یہ شخص سب سے افضل ہوگا، إِلَّا يَهْدِيهِ اللَّهُ إِلَى شَيْءٍ يَكْفُرُ بِهِ (یعنی) اس سے زیادہ کہہ لے جو اس نے کہا، عزاء صاحب المشكوة الى احمد و كذا المنذرى فى الترغيب وقال رجاله رجال الصحيح غير شهر بن حوشب و عبدالرحمن بن غنم مختلف فى صحبت وقد ردى هذا الحديث عن جماعة من الصحابة اه) بعض روایات میں ہے کہ ان کلمات کو کسی بات کرنے سے پہلے پڑھ لے اور بعض روایات میں ان کلمات کو نماز عصر سے فارغ ہو کر پڑھنا بھی وارد ہوا ہے۔ (ترغیب)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا

مَنْعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۸۸، عن البخاری ومسلم)

”کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ تو جو کچھ عطا فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور کسی مال والے کو اس کا مال تیرے فیصلہ کے مقابلہ میں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔“

فرض نمازوں کے بعد جو تسبیحات پڑھنے کو بتائی ہیں ان کے پڑھنے کے کئی طریقے وارد ہوئے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ اور ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہے، اس طرح ننانوے عدد ہو جاتے ہیں، اور سو کا عدد پورا کرنے کے لئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ایک مرتبہ پڑھ لے۔ (مشکوٰۃ)

### لاحول ولا قوة الا باللہ

اس کلمہ کی بہت فضیلت احادیث شریفہ میں وارد ہوئی ہے، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عبد اللہ! (یہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام نامی ہے) کیا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم کو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتا دوں؟ عرض کیا وہ



کیا ہے؟ فرمایا وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہے۔ (ترغیب عن احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا، اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (اخرجه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بَاقِيَاتُ صَالِحَاتٍ (یعنی ایسی چیزوں) کی کثرت کرو (جو باقی رہنے والی ہیں سراپا خیر ہیں) عرض کیا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں: اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، (رواه احمد وابو يعلى والنسائي واللفظ له وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح الاسناد كذا في الترغيب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط جنت کے پورے ہیں۔ (رواه احمد باسناد حسن کما فی الترغیب)

متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد نبوی ﷺ منقول ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ننانوے مرضوں کی دوا ہے، جن میں سب سے سہل غم ہے، (یعنی غم کی تو اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں)۔ (کنز العمال)

قائد: عام روایات میں صرف لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط ہی وارد ہوا ہے، البتہ صحیح مسلم کی بعض روایات میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کے ساتھ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ط بھی وارد ہوا ہے، اور دعائے حفظ قرآن جو امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے اس میں الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ط کا اضافہ ہے۔

قائد: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط کا مطلب یہ ہے (جو حضور اقدس ﷺ سے مروی

ہے) کہ گناہوں سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ بچالے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر لگنے کی کوئی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد کے ساتھ، مؤمن بندوں کو محبوب حقیقی کے ذکر میں مزا آتا ہے اور اس سے لذت محسوس ہوتی ہے اور جو لوگ دنیا کی محبت میں پھنسے ہوئے ہیں وہ فرض نماز تک سے جان چراتے ہیں اور دس پانچ مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے بھی گھبراتے ہیں ایسے لوگ ذاکرین کو دیوانہ اور بے وقوف کہتے ہیں اور شیطان کے بہکانے اور نفس کے ورغلانے سے کثرت ذکر کے عمدہ ترین مشغلہ میں لگنے والوں کو رہبانیت کا طعنہ دیتے ہیں، قرآن مجید میں کثرت ذکر کا حکم ہے اور حضور اقدس ﷺ نے اس پر عمل کر کے دکھایا اور اپنی امت کو اس کی ترغیب دی اور زندگی بھر کے احوال اور اوقات کے مطابق دعائیں سکھائیں۔ اگر یہ رہبانیت ہوتی تو آپ ﷺ کثرت ذکر میں خود کیوں لگتے اور اپنی امت کو اس میں کیوں لگاتے۔





قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا  
رَبَّكُمْ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ يُسْتَعْمَرُ

مَتَاعًا حَسَنًا ۝

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۳



## استغفار کی اہمیت اور فضیلت

چونکہ بندوں سے بکثرت چھوٹے بڑے گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں وہ بھی صحیح طریقہ پر ادا نہیں ہوتی ہیں اور شروع سے آخر تک ہر عبادت میں کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، نیز مکروہات کا ارتکاب ہوتا ہے اور فرائض و واجبات کی ادائیگی کا حق ادا نہیں ہو پاتی اس لئے ضروری ہے کہ استغفار کی زیادہ کثرت کی جائے۔ استغفار گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کو کہتے ہیں، جب کوئی شخص دنیا میں کثرت سے استغفار کرے گا تو قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں بھی اس کا اثر پائے گا اور اس کی وجہ سے وہاں گناہوں کی معافی اور نیکیوں کے انبار دیکھے گا، اس وقت اس کی قدر ہوگی۔

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدر گاہ خدا آورد  
ورنہ سزا وار خدا وندیش کس نتوا کہ بجا آورد  
”بندہ وہی بہتر ہے جو بارگاہ خداوندی میں اپنے قصوروں کی معذرت پیش کرتا رہے ورنہ اس کی مقدس ذات کے لائق عمل کر کے کوئی بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔“

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کے لئے بہت عمدہ حالت ہے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامہ میں خوب زیادہ استغفار پائے۔ (رواہ ابن ماجہ)

اول تو گناہوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے پھر اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ و استغفار کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:



﴿اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا﴾

”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں فرما دے کہ جب وہ نیک کام کریں تو خوش ہوں اور جب گناہ کریں تو استغفار کریں۔“

در حقیقت حضور ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دینے کے لئے یہ دعا اختیار فرمائی کیونکہ آپ تو معصوم تھے گناہوں سے پاک تھے۔

ایک صحابی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری برائی تجھے بری لگے (تو سمجھ لے کہ) تو مؤمن ہے۔ (مشکوٰۃ)

جس طرح نیکی کر کے خوش ہونا چاہئے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و انعام ہے جس نے نیکی کی توفیق دی اور اس کا احسان ہے کہ اس نے اپنی مرضی کے کام میں مجھے مشغول فرمادیا، اسی طرح گناہ سرزد ہو جانے پر بہت زیادہ رنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے کہ ہائے مجھ سے خالق و مالک کی نافرمانی ہو گئی اور مجھ جیسا حقیر و ذلیل مولائے کائنات جل مجدہ کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھایا اللہ مجھے معاف فرما، درگزر فرما، میری مغفرت فرما، بخش دے، رحمت کو آغوش میں چھپالے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

﴿كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ ط﴾ (مشکوٰۃ)

”یعنی تمام انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہیں۔“

اور واضح ہو کہ اللہ کی بڑی شان ہے، اس کی رحمت سے مایوس کبھی نہ ہوں جتنے بھی زیادہ گناہ ہو جائیں خواہ لاکھ کروڑوں ہوں، اللہ کی مغفرت کے سامنے ان کی کوئی

حیثیت نہیں ہے، اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

”(آ۔ ﷺ میری طرف سے) فرمادیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحمت والا ہے۔“

استغفار جہاں گناہوں کی معافی کا سبب ہے اور نیکیوں کی غامی اور کوتاہی کی تلافی کا ذریعہ ہے وہاں اور دوسرے بہت سے فوائد کا بھی سبب ہے، بارش لانے اور دوسرے بہت سے فوائد حاصل کرنے کے لئے کثرت سے استغفار کرنا چاہئے، قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت نقل فرمائی ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو کی تھی:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۖ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۖ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَيَبِينْ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهَارًا ۖ﴾

”اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ، وہ بڑا بخشنے والا ہے، کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مالوں اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنادے گا۔“

ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ توبہ و استغفار بارش کے آنے اور طاقت اور قوت میں اضافہ ہونے اور مال اور اولاد کے بڑھنے اور باغات اور نہریں نصیب ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

لوگ بہت سی تدبیریں کرتے ہیں تاکہ طاقت میں اضافہ ہو، اور اموال میں ترقی



ہو اور آل و اولاد میں اضافہ ہو، لیکن توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے برعکس گناہوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں، یہ بہت بڑی نادانی ہے اعمال کی اصلاح میں بھی استغفار کا بڑا دخل ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے بارے میں تیز زبان واقع ہوا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ڈر ہے کہ میری زبان کہیں دوزخ میں داخل نہ کرا دے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم استغفار کو کیوں چھوڑے ہوئے ہو بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ روزانہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ (اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین و اقروہ الذہبی)

زبان کی تیزی کی اصلاح کے لئے اس حدیث میں استغفار کو علاج بتایا ہے ہر طرح کی مشکلات اور تفکرات سے محفوظ رہنے کے لئے اور دل کی صفائی کے لئے بھی استغفار بہت اکیر ہے، حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

﴿مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرْجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (رواہ ابوداؤد)

”جو شخص استغفار میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر دشواری سے نکلنے کا راستہ بنا دیں گے، اور ہر فکر کو ہٹا کر کشادگی عطا فرمادیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو گا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ مؤمن بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ داغ لگ جاتا ہے، پس اگر توبہ و استغفار کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر (توبہ و استغفار نہ کیا بلکہ) اور زیادہ گناہ کرتا گیا تو یہ (سیاہ) داغ بھی بڑھتا رہے گا، یہاں تک کہ اس کے دل پر غالب آجائے گا، پس یہ داغ وہ ران ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر فرمایا ہے:

﴿كَذَٰلِكَ بَلَّ رَأَىٰ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (رواہ الترمذی)

یہ سورۃ تطفیف کی آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:

”ہرگز ایسا نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا رنگ بیٹھ گیا ہے۔“

ایک روایت میں ہے کہ دلوں میں رنگ لگ جاتا ہے اور ان کی صفائی استغفار ہے۔ (کمالی الترغیب عن البیہقی)

یہ رنگ گناہوں کی وجہ سے دل پر سوار ہو جاتا ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا، گناہوں کی آلائش سے توبہ و استغفار کے ذریعہ سے دل کو صاف کرنا لازم ہے، جو لوگ توبہ و استغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ان کے دل کا ناس ہو جاتا ہے، پھر نیکی بدی کا احساس تک نہیں رہتا اور اس احساس کا ختم ہو جانا بد بختی کا باعث ہو جاتا ہے، اپنے لئے اور والدین کے لئے اور آل و اولاد کے لئے اور اساتذہ و مشائخ کے لئے احباب و اصحاب کے لئے مردہ ہوں یا زندہ مرد ہوں یا عورت سب کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے، خصوصاً ان لوگوں کے لئے برابر استغفار کرتے رہیں جن کا کبھی دل دکھایا ہو یا کسی کی غیبت کی ہو، یا کسی کی غیبت سنی ہو، یا کسی پر تہمت لگائی ہو، ان لوگوں کے لئے استغفار کریں کہ دل گواہی دے کہ ان کو اگر استغفار کا پتہ چلے تو وہ ضرور خوش ہو جائیں گے۔

اور یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کر لینے کے گھمنڈ میں گناہ کرتے رہنا درست نہیں ہے، کیونکہ آئندہ کا حال معلوم نہیں، کیا پتہ توبہ سے پہلے موت آجائے، پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ توبہ و استغفار کی دولت انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو گناہوں سے بچنے کا دھیان رکھتے ہیں، اور کبھی کبھار گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کر لیتے ہیں اور جو لوگ مغفرت کی خوشخبریوں کو سامنے رکھ کر گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں ان کو توبہ و استغفار کا خیال تک نہیں آتا۔



گناہ تو بندے سے ہو ہی جاتا ہے لیکن گناہ پر جرأت کرنا اور گناہوں میں ترقی کرتے چلا جانا شانِ عبدیت کے خلاف ہے جو مجبور ہے اور بڑا فسق ہے۔

﴿اعَاذَنَّا اللّٰهَ تَعَالٰی مِنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیِ وَالْاَثَامِ﴾

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھائیے، جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں، اس پر حضور اقدس ﷺ نے ان کو وہی مشہور دعا تعلیم فرمائی جسے عام طور سے نماز میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے ہیں، یعنی اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَاَرْحَمِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط۔ (بخاری و مسلم)

”اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور نہیں بخش سکتا گناہوں کو مگر تو ہی، پس مجھے بخش دے ایسی بخشش جو تیری طرف سے ہو اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو بخشنے والا بہت مہربان ہے۔“

غور کرنے کی بات ہے کہ نماز پڑھی ہے جو سراسر خیر ہے، اللہ تعالیٰ کا فریضہ ادا کیا ہے، جس کے نیکی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، اور فریضہ ادا بھی کس نے کیا ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا پھر ان کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ نماز کے ختم پر مغفرت کی دعا کرو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہ کی بارگاہ کے شایانِ شان کسی سے بھی عبادت نہیں ہو سکتی، عبادت کئے جاؤ اور مغفرت مانگے جاؤ، صالحین کا یہی طرز عمل رہا ہے اور اسی میں خیر ہے، گناہ ہو جانے پر تو سبھی توبہ و استغفار کرتے ہیں، مخلصین کا ملین نیکی کر کے استغفار کرتے ہیں اور یہ طرز زندگی ان کو حضور اقدس ﷺ کی اتباع میں نصیب ہوا ہے، حضور اقدس ﷺ ساری مخلوق سے افضل ہیں، اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہیں، اللہ نے آپ ﷺ کو وہ کچھ عطا فرمایا جو کسی کو نہیں دیا، آپ ﷺ راتوں رات نماز میں کھڑے رہتے تھے اور اللہ کے دین کو بلند کرنے کے

لئے بڑی بڑی محنتیں کرتے تھے، اللہ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ:

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا﴾

”پس آپ اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔“

آپ ﷺ فرض نماز کا سلام پھیر کر تین بار استغفر اللہ پڑھتے تھے یعنی اللہ جلّ شانہ سے مغفرت کا سوال کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم یہ شمار کرتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ مجلس میں سو مرتبہ یہ پڑھا کرتے تھے:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ط﴾

”اے اللہ میری مغفرت فرما دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے اور بہت بخشش فرمانے والا ہے۔“

(ترمذی، ابوداؤد وغیرہ)

پس جب سرورِ عالم ﷺ کا یہ حال تھا جو اللہ کے معصوم بندے تھے اور سید المعصومین تھے تو ہم گنہگاروں کو کس قدر استغفار کرنا چاہئے، اس پر خود ہی غور کر لیں۔

آج کل جیسا ہر عبادت میں غفلت اور بے دھیانی اور کوتاہی نے جگہ پکڑ لی ہے توبہ و استغفار بھی غفلت کے ساتھ ہوتے ہیں اور سچی توبہ جس میں دل حاضر ہو اور جس میں آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد ہو اور جس کے بعد حقوق کی تلافی کی جاتی ہو اس کا خیال بھی نہیں آتا، اسی غفلت والے استغفار کے بارے میں حضرت رابعہ بصریہؒ (قول رابعہؒ و قول الرّبیّع و قول لقمان ذکر ہا بن الجزری فی الحصن) نے فرمایا:

﴿اِسْتَغْفَارُنَا یَحْتَاجُ اِلَیْ اِسْتِغْفَارٍ کَثِیْرٍ﴾



”یعنی ہمارا استغفار بھی ایک طرح کی معصیت ہے، اس کے لئے بھی استغفار کی ضرورت ہے۔“

اور حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم لوگ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَآتُوْثُ اِلَیْہِ مت کہو، اس کے معنی یہ ہیں کہ ”میں اللہ سے سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں“ یہ ایک طرح کا دعویٰ ہے، زبان سے توبہ اور استغفار کا لفظ نکالا اور دل اس کی طرف متوجہ نہ تھا، اس لئے مذکورہ دعویٰ ایک طرح کا جھوٹ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بجائے مذکورہ بالا الفاظ کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ کہتار ہے، کیونکہ اس میں کوئی دعویٰ نہیں ہے بلکہ سوال ہے، اور گو سوال بھی غفلت کے ساتھ مناسب نہیں، کیونکہ یہ بھی بے ادبی ہے، لیکن اللہ جل شانہ کا کرم ہے کہ اس پر مواخذہ نہیں فرماتے، جب کوئی شخص برابر رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ کہتار ہے گا تو کسی مقبولیت کی گھڑی میں انشاء اللہ تعالیٰ دعا قبول ہو ہی جائے گی کیونکہ جو شخص برابر دروازہ کھٹکھٹاتا رہے گا، کبھی اس کے لئے دروازہ کھل ہی جائے گا اور داخل ہونے کا موقع مل ہی جائے گا۔

استغفار دل حاضر کر کے ہو تو بہت ہی عمدہ بات ہے، اگر حضور قلب نہ ہو تب بھی زبان پر تو استغفار جاری رہنا چاہئے، یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ بہت کام دے دے گا، استغفار میں کبھی کوتاہی نہ کی جائے اور مواقع نکال کر حضور قلب اور پوری ندامت کے ساتھ توبہ بھی کرتے رہا کریں، تاکہ ہمیشہ غفلت والا ہی استغفار نہ رہے، ہر وقت حضور قلب نہیں ہو سکتا تو کبھی کبھی تو اس پر قابو پایا جاسکتا ہے مثلاً یہ کہ رات کو سوتے وقت خوب دل حاضر کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر خوب گڑ گڑا کر توبہ و استغفار کر لیا کرے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ مؤمن بندہ اپنے گناہوں کو (خوف خدا کی وجہ سے) ایسا سمجھتا ہے جیسے کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر

رہا ہے کہ اس پر گر نہ پڑے اور بدکار آدمی اپنے گناہوں کو ایسا سمجھتا ہے جیسے اس کی ناک پر کوئی مکھی گزرنے لگی اور اس نے ہاتھ ہلا کر ہٹا دی۔ (مشکوۃ المصابیح)

وَعَنْ اُمِّ عَصَمَةَ الْعَوْصِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلٰٓئِکَةُ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ فَاِنْ اَسْتَغْفَرَ مِنْ ذَنْبِہِ لَمْ یَكْتُوبْہُ عَلَیْہِ وَلَمْ یُعَذِّبْہُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ﴿۱﴾

(رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد کنانی الترغیب ج ۲ ص ۶۹)

”حضرت اُمّ عصمت رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو (جو) فرشتہ (اس کے لکھنے پر مامور ہے وہ) تین گھڑی (یعنی کچھ دیر) توقف کرتا ہے۔ پس اگر استغفار کر لیا تو وہ گناہ اس کے اعمال نامہ میں نہیں لکھتا اور اس پر اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عذاب نہ دے گا۔“ (مستدرک حاکم)

اس حدیث پاک میں اللہ جل شانہ کی ایک بہت بڑی شان کریمی بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو گناہوں کا اندراج کرنے والا فرشتہ اس گناہ کو لکھنے سے توقف کرتا ہے اور انتظار کرتا ہے کہ یہ اس گناہ سے استغفار کرتا ہے یا نہیں؟ اگر اس نے استغفار کر لیا تو وہ فرشتہ اس گناہ کو نہیں لکھتا۔ نہ فرشتہ لکھے گا نہ قیامت میں اس گناہ کی پیشی ہوگی نہ اس پر عذاب ہوگا، یہ اللہ جل شانہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے نیکی کی کم از کم دس گنتی لکھی جاتی ہے اور گناہ ہو جائے تو اول تو فرشتہ لکھنے میں دیر لگاتا ہے بندہ کے استغفار کا انتظار کرتا ہے۔ اگر استغفار کر لیا تو اس کا لکھا جانا ہی ختم ہوا اور اگر استغفار نہ کیا تو ایک گناہ ایک ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ استغفار میں لگے رہنے سے گناہ تو معاف ہوتے ہی



ہیں دنیاوی مصائب اور مشکلات بھی دور ہوتی ہیں مؤمن بندوں کو چاہئے کہ دیگر اذکار کے ساتھ استغفار کا بھی اہتمام کریں، سورۃ المزمل میں ارشاد ہے:

﴿وَمَا تَقْدِرُ عَلَيْهِمْ إِلَّا أَنْفُسُكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا طَوَّاعُوا اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

”اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے بھیج دو گے اس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے، اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو، بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (جب) شیطان (مردود ہو گیا تو اس) نے کہا کہ اے رب! تیری عزت کی قسم ہے میں تیرے بندوں کو ہمیشہ بہکا تا رہوں گا، جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی، اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنے رفعت مقام کی کہ جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشا رہوں گا۔ (احمد)

معلوم ہوا کہ شیطان اپنی دشمنی سے غافل نہیں ہے وہ مؤمن بندوں کے پیچھے لگا ہی رہتا ہے تاکہ ان سے گناہ کرائے اور انہیں اپنے ساتھ عذاب میں لے جائے سورۃ بقرہ میں فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ﴾

”اور شیطان کے قدموں کا اتباع نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔“

اس دشمن سے پوری طرح ہوشیار رہیں اور گناہوں سے بچتے رہیں گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ اور استغفار کریں اور توبہ کے لوازم پورا کریں۔

## استغفار کے صیغے

جن الفاظ میں بھی اللہ پاک سے گناہوں کی مغفرت طلب کی جائے وہ سب استغفار ہے لیکن جو الفاظ احادیث شریفہ میں وارد ہوئے ہیں ان کے ذریعے استغفار کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ یہ الفاظ مبارک ہیں جو رسالت مآب ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔

① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تین بار یوں کہا:

﴿أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ﴾

”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو بڑا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں۔“

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔ (اخرجہ الحاکم ج ۱ ص ۱۵۵) وقال صحیح علی شرط الشیخین، کن قال الذہبی ابوسنان الراوی لم یخرج له البخاری ۱۷ و مع ذلک ہو ثقہ کمافی التقریب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے (رات کو) اپنے بستر پر ٹھکانا پکڑ کر تین بار یہ پڑھا:

﴿أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ﴾

اللہ تعالیٰ شانہ اس کے گناہ معاف فرمادیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں، اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں، اگرچہ مقام عالج کی ریت کے برابر



ہوں۔ (اخرجہ الترمذی فی الدعوات وقال حسن غریب)

۲ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے دو یا تین باریوں کہا: ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ حضور اقدس ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تو یوں کہہ:

اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجَى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي

”اے اللہ آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ بڑی ہے، اور آپ کی رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے بڑھ کر امید دلانے والی ہے۔“

اس نے یہ الفاظ کہے، آپ ﷺ نے فرمایا پھر کہو، انہوں نے پھر دہرائے، آپ نے فرمایا پھر کہو، انہوں نے پھر ان کو دہرایا، آپ نے فرمایا کھڑا ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت فرمادی۔

(اخرجہ الحاکم ج ۱ ص ۵۴۲ وقال رواہ من آخرہ ہمدنیون فمن لا يعرف واحد منهم بجرح و اقرہ الذہبی)

۳ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط (اخرجہ الحاکم ج ۱ ص ۵۵۵ وقال صحیح علی شرط الشيخین و اقرہ الذہبی)

”اے اللہ! میں آپ سے ان سب گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جو میں نے پہلے کئے اور بعد میں کئے اور جو ظاہر کئے اور جو پوشیدہ طریقے پر کئے، آپ آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ پیچھے ہٹانے والے ہیں، اور آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔“

۴ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سید الاستغفار یوں ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

”اے اللہ تو میرا رب ہے اور تیرا سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھ کو پیدا فرمایا ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدہ پر قائم ہوں، جہاں تک مجھ سے ہو سکے میں نے جو گناہ کئے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دن کو یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھے اور شام سے پہلے مرجائے تو جنتی ہوگا اور جو شخص رات کو یقین کے ساتھ سید الاستغفار پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے تو جنتی ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۳ عن البخاری)

اپنے لئے اور والدین کے لئے اور آل اولاد کے لئے اور اساتذہ و مشائخ کے لئے احباب و اصحاب کے لئے مردہ ہوں یا زندہ مردہ ہوں یا عورت سب کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے، خصوصاً ان لوگوں کے لئے برابر استغفار کرتے رہیں جن کا کبھی دل دکھایا ہو یا کسی کی غیبت کی ہو، یا کسی کی غیبت سنی ہو، یا کسی پر تہمت لگائی ہو، ان لوگوں کے لئے اتنا استغفار کریں کہ دل گواہی دے کہ ان کو اگر استغفار کا پتہ چلے تو وہ ضرور خوش ہو جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد



فرمایا کہ بلاشبہ (ایسا بھی ہوتا ہے) کہ کسی بندہ کے ماں باپ وفات پا جاتے ہیں۔ یادوں میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے اور حال یہ تھا کہ یہ شخص ان کی زندگی میں ان کی نافرمانی کرتا رہا اور ستاتا رہا اب موت کے بعد ان کے لئے دعا کرتا رہتا ہے اور ان کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ جل شانہ اس کو ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۲ از تہیقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ اللہ جل شانہ جنت میں نیک بندہ کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں وہ عرض کرتا ہے کہ اے رب! یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا ہے؟ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہوتا ہے کہ تیری اولاد نے جو تیرے لئے مغفرت کی دعا کی یہ اس کی وجہ سے ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۰۵ از احمد)

مؤمن بندوں کو چاہئے کہ کم از کم صبح و شام سو سو مرتبہ تو استغفار پڑھ ہی لیا کریں، اس کے علاوہ جس قدر ممکن ہو استغفار کی کثرت کریں۔

استغفار کے الفاظ روایات حدیث میں گزر چکے ہیں ان کو اختیار کریں اور کچھ بھی یاد نہ ہو تو اللھم اغفر لی ہی کثرت سے پڑھتے رہیں۔

حضرت لقمان حکیم نے فرمایا کہ تو اپنی زبان کو اللھم اغفر لی کہتے رہنے کی عادت ڈال دے کیونکہ بعض گھڑیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اللہ پاک سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کرے تو اس کو چاہئے کہ استغفار کی کثرت کرے۔

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ لِلْمَنْذَرِ)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَارْحَمْنَا

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١﴾

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى ۝

پارہ نمبر ۱۹ آیت نمبر ۵۹



## فضائل الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام (علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام)

اذکار میں درود شریف کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے، قرآن مجید میں صلوٰۃ و سلام کا حکم وارد ہوا ہے اور احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

سورۃ الاحزاب میں فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر پر اسے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

آیت شریفہ میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کریں مگر اس کی تعبیر اس طرح فرمائی کے پہلے حق تعالیٰ شانہ نے خود اپنا اور اپنے فرشتوں کا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا ذکر فرمایا، اس کے بعد عام مؤمنین کو اس کا حکم دیا، جس میں آپ کے شرف اور عظمت کو اتنا بلند فرما دیا کہ جس کام کا حکم مسلمانوں کو دیا جاتا ہے وہ کام ایسا ہے کہ خود حق تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی وہ کام کرتے ہیں لہذا عام مؤمنین جن پر رسول اللہ ﷺ کے احسانات بے شمار ہیں ان کو تو اس عمل کا بڑا اہتمام کرنا چاہئے، اور ایک فائدہ اس تعبیر میں یہ بھی ہے کہ اس درود و سلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرمایا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی۔

اس آیت میں اللہ جل شانہ نے مؤمنوں کو حکم دیا ہے کہ سرور کائنات ﷺ پر درود و سلام بھیجا کریں۔ علمائے اُمت کا ارشاد ہے کہ اس صیغہ امر (صَلُّوا) کی وجہ



سے عمر بھر میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا فرض ہے اور اگر ایک مجلس میں کئی بار آنحضرت ﷺ کا ذکر مبارک کرے یا سنے تو ذکر کرنے اور سننے والے پر حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر بار درود شریف پڑھنا واجب ہے مگر فتویٰ اس پر ہے کہ ایک بار واجب ہے پھر مستحب ہے احتیاط اس میں ہے کہ ہر بار درود شریف پڑھے اور آقائے دو جہاں ﷺ کی محبت کا ثبوت دے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا  
عَلَى حَبِيبِكَ ..... مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعَصْرُ

اس آیت میں لفظ صلوٰۃ وارد ہوا ہے جس کی تشریح یہ ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کے معنی یہ ہیں کہ شفقت و رحمت کے ساتھ نبی ﷺ کی ثناء کی جائے، پھر جس کی طرح صلوٰۃ منسوب ہوگی اس کی شان اور مرتبہ کے مناسب ثناء تعظیم اور رحمت و شفقت مراد لیں گے جیسے کہا جاتا ہے کہ باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے اور بھائی بھائی سے محبت کرتے ہیں مگر ظاہر ہے کہ جو محبت باپ کو بیٹے سے ہے بیٹے کو باپ سے اس طرح کی محبت نہیں ہے، نیز بھائی بھائی کی محبت باپ بیٹے کی محبت سے جدا ہوتی ہے لیکن محبت سب کو ہی کہا جاتا ہے اسی طرح صلوٰۃ کو سمجھ لو کہ اللہ جل شانہ نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور فرشتے بھی اور عام مؤمنین بھی مگر سب کی صلوٰۃ کے معنی ایک ہی نہیں ہیں، بلکہ ہر ایک کی شان کے مناسب صلوٰۃ کے معنی مراد ہوتے ہیں۔ چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ کی صلوٰۃ رحمت بھیجنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار ہے اور مؤمنوں کی صلوٰۃ دعائے رحمت ہے۔

### چند احادیث مبارکہ بابت فضائل درود شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بار مجھ پر درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے

گا اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے، اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے (نسائی شریف) اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ (کافی الترغیب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا، جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا تھا۔ (ترمذی)

حضرت رؤف بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود پڑھا اور یوں کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (اے اللہ! سیدنا محمد ﷺ کو قیامت کے روز اپنے نزدیک مقام میں نازل فرمائے تو اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگی۔

(رواہ احمد کافی مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین میں گشت لگاتے پھرتے ہیں، اور ان کا کام یہ ہے کہ میری امت کا سلام مجھ تک پہنچا دیتے ہیں۔

(مشکوٰۃ عن النسائی والدارمی)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ (صحابہ کے مجمع میں) اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی (مجمع میں پہنچ کر) فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد ﷺ کیا تم کو یہ بات خوش نہ کرے گی کہ تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر درود بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا، اور جو شخص تمہاری امت میں سے تم پر سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔ (مشکوٰۃ) لہذا اگر کوئی شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے صلوٰۃ و سلام



دونوں کو ملا لے تو اس پر خدائے تعالیٰ کی بیس عنایتیں ہوں گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔ (کنز العمال، مشکوٰۃ عن احمد و حنفی و حنفی و حنفی)

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ مرقات شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ (یعنی ستر رحمتیں ایک مرتبہ درود کے صلہ میں مل جانا) جمعہ کے روز کے ساتھ مخصوص ہو (اس روز کی عظمت و فضیلت کی وجہ سے ثواب بڑھا دیا جاتا ہے اور بجائے دس کے ستر رحمتیں نازل ہوتی ہوں) واللہ اعلم۔

نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور میری قبر کو عید مت بناؤ اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔ (رواہ النسائی)

”گھروں کو قبریں مت بناؤ“ مطلب یہ ہے کہ جس طرح قبریں عبادت سے غالی ہوتی ہیں گھروں کو عبادت سے خالی مت رکھو بلکہ نماز نفل اس میں ادا کرتے رہو، ”میری قبر کو عید مت بناؤ“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح عید کے روز خصوصی اجتماع ہوتا ہے میری قبر کی زیارت اس طرح نہ کرو، اکرام و احترام کا خیال رکھو شور نہ مچاؤ وغیرہ وغیرہ۔

## ترک درود پر وعید

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے پاس حاضر ہو جاؤ، ہم حاضر ہو گئے جب آپ منبر پر تشریف لے جان لگے اور پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، پھر جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔

پھر جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا ”آمین“ جب آپ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ ﷺ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے نہ سنتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبب اس کا یہ ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر آئے اور آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے دونوں والدین یا ان میں سے ایک بوڑھا ہو جائے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کریں تو میں نے کہا آمین۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کامل بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (رواہ الترمذی، وقال حسن غریب صحیح)

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ظلم کی بات ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (کنز العمال)

## درود پر دعاء کا موقوف ہونا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دعاء آسمان و زمین کے درمیان لٹکتی رہتی ہے ذرا بھی آگے نہیں چڑھتی جب تک تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی)

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دعا لٹکی ہوتی ہے، جب تک تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ (کنز العمال من البیہقی فی شعب الایمان)

ان روایات سے درود شریف کی فضیلتیں معلوم ہوئیں، مؤمن بندوں کو چاہئے کہ



صلوٰۃ و سلام کی بھی خوب کثرت کریں۔ ("فضائل صلوٰۃ و سلام" کے نام سے ہم نے ایک مستقل رسالہ بھی لکھا ہے اس کا مطالعہ بھی کر لیا جائے)

فائدہ: بعض بزرگوں نے کثرت سے درود شریف پڑھنے کے لئے مختصر درود تجویز کیا ہے:

﴿صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِى عِلْمِهٖ﴾

### ضروری مسائل

جب رسول اللہ ﷺ کا ذکر خود کرے یا کسی سے سنے تو درود شریف پڑھے، اسی طرح جب کوئی مضمون یا تحریر لکھنے لگے تو اس وقت بھی درود شریف کے الفاظ لکھنا واجب ہے کم از کم "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھ دے، بعض لوگ اختصار کے طور پر "صلعم" لکھ دیتے ہیں، یہ صحیح نہیں۔ پورا "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھیں یا "علیہ الصلوٰۃ والسلام" لکھ دیں، صلوٰۃ کے ساتھ سلام بھی بھیجنا چاہئے دونوں کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

مسئلہ: صلوٰۃ و سلام دونوں ہی ایک ساتھ پڑھنا چاہئے، اگر ایک پر اکتفا کرے تو بعض حضرات نے اس کو خلاف اولیٰ یعنی مکروہ تنزیہی بتایا ہے، درود شریف کے بہت سے صیغے احادیث شریف میں وارد ہوئے ہیں اور بہت سے صیغے اکابر سے منقول ہیں، جو صیغے سنت سے ثابت ہیں ان کے مطابق عمل کرنا افضل ہے اور دوسرے صیغوں کے ذریعہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: محدث (جس کا وضو نہیں ہوتا ہے) مرد ہو یا عورت قرآن شریف نہیں چھو سکتے البتہ قرآن شریف حفظ پڑھ سکتے ہیں۔ جب کوئی شخص پیشاب پاخانہ کرنے یا اور

کسی وجہ سے بے وضو ہو جائے تو وہ کھانا بھی کھا سکتا ہے اور قرآن شریف بھی پڑھ سکتا ہے اور کلمہ درود شریف و استغفار بھی پڑھ سکتا ہے اور دعا بھی کر سکتا ہے البتہ قرآن شریف نہیں چھو سکتا، اور نہ وضو کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، فرض نماز ہو یا نفل۔

مسئلہ: جنب اور حائض کو نہ قرآن شریف پڑھنے کی اجازت ہے نہ چھونے کی۔

مسئلہ: قرآن شریف کے علاوہ پڑھنے کو جو چیزیں ہیں، جیسے پہلا، دوسرا، تیسرا، چوتھا کلمہ اور درود شریف اور استغفار ان کو جنب اور حائض سب پڑھ سکتے ہیں۔ بلکہ اگر کسی آیت کو بطور دعا جنب اور حائض پڑھیں تو اس کے پڑھنے کے بھی اجازت ہے جیسے رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْيَا (آخر تک) البتہ بطور تلاوت پڑھنے کی اجازت نہیں۔





قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ  
فَلْيَسْتَجِيبُوا إِلَيَّ وَلْيُؤْمِنُوا بِي  
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

پہرہ نمبر ۲ آیت نمبر ۱۸۶



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## فضائل دعاء

دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ اور برتر نہیں اور دعا عبادت کا مغز ہے اور جو اللہ سے نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور فخر عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے بڑھ کر بزرگ و برتر نہیں۔

(رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ شانہ، اس پر غصہ ہوتے ہیں۔ (رواہ الترمذی)

ان احادیث شریفہ میں دعا کی فضیلت و اہمیت بیان فرمائی ہے پہلی حدیث میں فرمایا کہ عبادت میں اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ و برتر نہیں ہے، اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے چھلکے کے اندر جو اصل چیز ہوتی ہے اس کو مغز کہتے ہیں اور اسی مغز کے دام ہوتے ہیں، بادام کو اگر پھوڑا تو اس میں سے گری نکلتی ہے، اسی گری کی قیمت ہوتی ہے اور اسی گری کے لئے بادام خریدے جاتے



ہیں، اگر چھلکوں کے اندر گری نہ ہو تو باوام، بے دام ہو جاتے ہیں عبادتیں بہت سی ہیں اور دعا بھی ایک عبادت ہے جو بہت بڑی عبادت ہے عبادت ہی نہیں عبادت کا مغز ہے اور اصل عبادت ہے، کیونکہ عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کے حضور میں بندہ اپنی عاجزی اور ذلت پیش کرے اور خشوع و خضوع یعنی ظاہر و باطن کے جھکاؤ کے ساتھ بارہ گاہ بے نیاز میں نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہو چونکہ یہ عاجزی والی حضوری دعا میں سب عبادتوں سے زیادہ پائی جاتی ہے، اس لئے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا اور تیسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو جاتے ہیں، اس ناراضگی کی وجہ بندہ کا تکبر ہے جو شخص عاجز محض ہے وہ خالق و مالک کے حضور میں نہیں جھکتا اور اس سے مانگنے سے سرکشی کرتا ہے ظاہر ہے کہ اس کا طرز عمل ہی غصہ اور ناراضگی کے قابل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں طلب کی جاتی ہیں ان میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔ (ترمذی)

ہر مؤمن مرد و عورت کو دعا کا ذوق ہونا چاہئے، اللہ ہی سے مانگے اسی سے لو لگائے اسی سے امید رکھے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ تمہارا رب شرم کرنے والا ہے کریم ہے جب اس کا بندہ دعا کرنے کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے تو ان کو خالی واپس کرتا ہوا شرماتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول اکرم ﷺ جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے تو ان کو جب تک (ختم دعا کے بعد) چہرہ پر نہ پھیر لیتے تھے (نیچے)

نہیں گراتے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۵ بحوالہ ترمذی)

حدیثوں میں دعا کا ایک اہم ادب بتایا ہے وہ یہ کہ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں اور ختم دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لئے جائیں دونوں ہاتھوں کا اٹھانا سوال کرنے والے کی صورت بنانے کے لئے ہے تاکہ باطنی طور پر دل سے جو دعا ہو رہی ہے اس کے ساتھ ظاہری اعضاء بھی سوال میں شریک ہو جائیں دونوں ہاتھ پھیلا نا فقیر کی جھولی کی طرح ہے جس میں حاجت مندی کا پورا اظہار ہے اور ہاتھوں کو اٹھاتے ہیں تو ان کا رخ آسمان کی طرف ہو جاتا ہے جس طرح کعبہ نماز کا قبلہ ہے اسی طری آسمان دعا کا قبلہ ہے ہاتھ اٹھانے کے بعد دعا کے ختم پر ہاتھوں کو منہ پر پھیرنا گویا دعا کی مقبولیت اور رحمت خداوندی کے نازل ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ رحمت خداوندی میرے چہرے سے شروع ہو کر مجھے مکمل طریقے پر گھیر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں۔ آسمان و زمین اور ان کے اندر کے سب خزانے اور ان کے باہر کے سب خزانے اسی کے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارادہ پل بھر میں سب کچھ ہو سکتا ہے صرف کن (ہو جا) فرما دینے سے سب کچھ ہو جاتا ہے اس کے لئے کسی چیز کا دینا اور کسی بھی چیز کا پیدا کر دینا کوئی بھاری چیز نہیں ہے لہذا پوری رغبت اور اس یقین کے ساتھ دعا کرو کہ میرا مقصد ضرور پورا ہو گا۔ اور جب وہ دے گا اپنی مشیت اور ارادہ ہی سے دے گا اس سے زبردستی کوئی کچھ نہیں لے سکتا۔

### دعاء سراپا عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے، اس کے بعد آپ نے یہ آیت وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (آخر تک) تلاوت فرمائی، (رواہ الترمذی و ابوداؤد) جس کا ترجمہ یہ ہے اور فرمایا تمہارے پروردگار نے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری درخواست قبول



کروں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

گذشتہ حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ جل شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور اس حدیث میں فرمایا کہ دعا عبادت ہی ہے، یعنی صحیح طریقہ پر دعا کی جائے تو دعا عبادت ہی ہوگی دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ دعا سراپا عبادت ہے، دعا میں بندہ اپنی عاجزی اور حاجت مندی کا اقرار کرتا ہے اور سراپا نیاز ہو کر بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجت پیش کر کے لپچاتا ہے اور للکھتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ صرف اللہ ہی دینے والا ہے وہی داتا ہے اس کے سوا کوئی دینے والا نہیں ہے وہ قادر ہے کریم ہے، جتنا چاہے دے سکتا ہے اس کو کوئی روکنے والا نہیں وہ بے نیاز ہے اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے اور مخلوق سراپا عاجز اور محتاج ہے جب اپنے اس یقین کے ساتھ قادر و قیوم کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر سوال کرتا ہے تو اس کا یہ شغل سراپا عبادت بن جاتا ہے اور یہ دعا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی کا سبب بن جاتی ہے، اس کے برعکس جو شخص دعا سے گریز کرتا ہے وہ اپنی حاجت مندی کے اقرار کو خلاف شان سمجھتا ہے چونکہ اس کے اس طرز عمل میں تکبر ہے اور اپنی بے نیازی کا دعویٰ ہے اس لئے اللہ جل شانہ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے داخل دوزخ ہونے کی وعید آیت میں مذکور ہے۔

### دعا سے عاجز نہ بنو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا (کے بارے) میں عاجز نہ بنو کیونکہ دعا کا ساتھ ہوتے ہوئے ہر گز کوئی شخص ہلاک نہ ہو گا۔ (الترغیب والترہیب للحافظ المنذری)

انسان بھلائی اور بہتری کے لئے جتنی تدبیریں کرتا ہے اور دکھ تکلیف سے بچنے کے

لئے جتنے طریقے سوچتا ہے ان میں سب سے زیادہ کامیاب اور آسان اور مؤثر طریقہ دعا کرنا ہے اس میں نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری نہ ہاتھی گھوڑے جوڑنے پڑیں نہ ہاتھ پاؤں کی محنت، نہ مال خرچ، بس دل کو حاضر کر کے دعا کرنی پڑتی ہے، غریب اور مالدار صحت مند اور بیمار، مسافر اور مقیم دیسی اور پردیسی بوڑھا جوان مجمع میں ہو یا کسی تنہائی میں ہر شخص دعا کر سکتا ہے اسی لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ بخیلوں سے بڑھ کر وہ بخیل ہے جو سلام میں بخل کرے اور بلاشبہ سب عاجزوں سے بڑھ کر وہ عاجز ہے جو دعا سے بھی عاجز ہو۔ (قال ابن اثیر رواہ ابویعلی موقوفاً ورجال الصحیح)

در حقیقت دعا میں سستی کرنا بڑی محرومی ہے۔ دشمنوں سے نجات کے لئے اور طرح طرح کی مصیبتوں کے دور ہونے کے لئے بہت سی تدبیریں کرتے ہیں مگر دعا نہیں کرتے جو ہر تدبیر سے آسان ہے اور ہر تدبیر سے بڑھ کر مفید ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ جائز تدبیروں کے چھوڑنے کی ترغیب نہیں دی جارہی ہے۔ بلکہ سب سے بڑی تدبیر (یعنی دعا) کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جو دنیا میں بھی نافع ہے اور آخرت میں بھی اجر و ثواب دلانے والی ہے، ہدایت اللہ سے مانگے دین و دنیا کی کامیابی اللہ سے طلب کرے۔ قرضوں کی ادائیگی کے لئے اور ہر چھوٹی بڑی حاجت پوری کرنے کے لئے اللہ جل شانہ کے حضور میں درخواست کرے دنیا و آخرت کی ہر خیر اللہ ہی سے مانگے دعا میں لگا رہے گا تو انشاء اللہ خیر ہی سامنے آئے گی اگر کسی دعا کے بارے میں خدائے پاک کی حکمت ہو کہ اس کا نتیجہ دنیا میں ظاہر نہ ہو تب بھی آخرت میں تو ضرور کام آئے گی۔ بعض روایات میں ہے کہ بلاشبہ دعا اس مصیبت کے (دفعیہ کے) لئے نفع دیتی ہے جو مصیبت نازل ہو چکی اور اس مصیبت کے (روکنے کے) لئے (بھی) نفع دیتی ہے۔ جو نازل نہیں ہوئی پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔

مؤمن بندوں کو دعا کرتے ہی رہنا چاہئے، جو مصیبت آچکی اس کے دفع کرنے کے لئے دعا لازم ہے اور جن ہزاروں مصیبتوں سے محفوظ ہیں ان کے نازل ہونے کا



ہر وقت خطرہ ہے ان سے بچے رہنے کے لئے بھی دعا فائدہ دیتی ہے، ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں اور ہر طرح کی عافیت کا سوال کرتے رہیں۔

### دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمینوں کی روشنی ہے۔ اس حدیث میں اول تو یہ ارشاد فرمایا کہ دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے چونکہ دعا سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، شیطانی حملوں سے بچاؤ ہوتا ہے انسانی دشمنوں پر فتح یابی حاصل ہوتی ہے ظالموں سے نجات ہوتی ہے اس لئے اس کو مؤمن کا ہتھیار بتایا، پھر فرمایا کہ دعا دین کا ستون ہے، ایک حدیث میں نماز کو دین کا ستون بتایا ہے، اسلام کا سب سے بڑا رکن توحید ہے اور موجد ہونے کا عملی ثبوت نماز اور دعائیں سب سے زیادہ ہے کیونکہ دونوں میں اظہار بندگی ہے اور عجز و انکساری کا مظاہرہ ہے اس لئے دونوں کو دین کا ستون بتایا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دعا آسمانوں کی اور زمینوں کی روشنی ہے، اس کا یہ مطلب ہے کہ مؤمن بندہ جب تک دنیا میں رہے اس کے لئے دعا روشنی کا کام دے گی اور اس کے لئے تمام مطلوبہ راستوں میں چلنے کے لئے راہ کھلی ملے گی اور موت کے بعد جب دوسرے عالم کے حالات سامنے آئیں گے تو وہاں بھی دعا کام آئے گی، اور اس کی وجہ سے روشنی نصیب ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

### قبولیت دعا کا کیا مطلب ہے؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ جل شانہ اس دعا کی وجہ سے اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز

عطا فرمادیتے ہیں۔

۱ یا تو اس کی دعا اسی دنیا میں قبول فرمالیتے ہیں اور اس کا سوال پورا فرمادیتے ہیں۔ یعنی جو مانگتا ہے وہ دے دیتے ہیں۔  
۲ یا اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ رکھ لیتے ہیں (جس کا ثواب آخرت میں دیں گے)

۳ یا دعا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شے کی برابر (اس طرح عطیہ دیتے ہیں کہ) آنے والی مصیبت کو نال دیتے ہیں یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس طرح تو ہم بہت زیادہ کمائی کر لیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے (اس بات کے) جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش اس سے بہت زیادہ ہے (جس قدر تم دعا کر لو گے)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۶ بحوالہ احمد)

تفسیر: اس حدیث مبارکہ میں یہ بتایا ہے کہ اللہ جل شانہ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتے ہیں، بشرطیکہ کسی گناہ کی دعا نہ کرے۔ یعنی یہ سوال نہ کرے کہ گناہ کا فلاں کام کرنے میں کام یاب ہو جاؤں اور قطع رحمی کی بھی بددعا نہ کرے اپنے عزیز و اقارب سے اچھے تعلقات رکھنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کو صلہ رحمی کہتے ہیں اور اس کے برخلاف عزیز و اقرباء سے تعلقات بگاڑنے اور بدسلوکی سے پیش آنے کو قطع رحمی کہتے ہیں قطع رحمی بہت بری چیز ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری) قطع رحمی بھی ایک گناہ ہے لیکن اس کی خاص مدت اور برائی ظاہر کرنے کے لئے حضور اقدس ﷺ نے اس کو الگ ذکر فرمایا، چونکہ قطع رحمی اللہ جل شانہ کے نزدیک بہت ہی بری چیز ہے اس لئے قبولیت کی شرط میں یہ فرمایا کہ قطع رحمی کی دعا نہ کی ہو اور اس کے علاوہ اور بھی کسی گناہ کا سوال نہ کیا ہو تب دعا قبول ہوتی ہے۔



پھر دعا قبول ہونے کا مطلب بتایا کہ قبول ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا وہی مل جائے بلکہ کبھی تو منہ مانگی مراد پوری ہو جاتی ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ منہ مانگی مراد پوری نہ ہوئی بلکہ اس پر جو کوئی مصیبت آنے والی تھی وہ ٹل گئی۔ اللہ جل شانہ سے سو روپے کا سوال کیا، سو روپے بظاہر نہ ملے لیکن اپنے بچہ کو شدید مرض لاحق ہونے والا تھا وہ رک گیا اس کے علاج میں سو روپے خرچ ہو جاتے وہ نہ ہوئے سو روپے بچ گئے اور بچہ مرض سے بھی محفوظ ہو گیا، بعض مرتبہ سو روپے کا سوال کرنے کی وجہ سے ہزاروں روپے خرچ ہونے والی مصیبت ٹل جاتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً سو روپے کا سوال کیا مگر بظاہر روپے نہ ملے لیکن کسی طرح سے کوئی اور حلال مال مل گیا جس کی قیمت سو روپے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔

قبولیت دعا کی تیسری صورت حضور اقدس ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ دنیا میں اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا نہ منہ مانگی مراد ملے نہ کوئی آنے والی مصیبت ملے لیکن اس دعا کو اللہ جل شانہ آخرت میں ثواب اس کے لئے محفوظ فرما لیتے ہیں۔ جب قیامت کے دن اعمال صالحہ کے بدلے ملنے لگیں گے تو جن دعاؤں کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا ان دعاؤں کے عوض بڑے بڑے انعامات ملیں گے، اس وقت بندہ کی تمنا ہوگی کہ کاش میری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوتا تو اچھا تھا آج سب کے بدلے بڑے انعامات سے نوازا جاتا، دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھ لینا درحقیقت اللہ کی بہت بڑی مہربانی ہے۔ فانی دنیا دکھ سکھ کے ساتھ کسی طرح گزر رہی جا پئے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے اور دائمی ہے اور وہاں جو کچھ ملے گا بے انتہا ہوگا، اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو بندے سمجھتے نہیں اور اس کی رحمتوں کی وسعتوں کو جانتے نہیں۔ دعا ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ اس کے منافع دنیا و آخرت میں بے شمار ہیں۔ جو لوگ دعاؤں میں لگے رہتے ہیں ان پر اللہ کی بڑی رحمتیں ہوتی ہیں۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے دل میں سکون اور اطمینان رہتا ہے۔ ان پر اول تو مصیبتیں آتی ہی نہیں اگر آتی ہیں معمولی ہوتی ہیں، پھر وہ جلدی چلی

جاتی ہیں۔ اسی لئے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لَا تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ مَعَ الدُّعَاءِ أَحَدٌ یعنی دعا کرنے سے عاجز نہ ہو جاؤ کیونکہ دعا کا مشغلہ رکھتے ہوئے کوئی شخص برباد نہیں ہو سکتا۔ (حصن حصین) کیونکہ دعا والے کی اللہ کی طرف سے ضرور مدد ہوتی ہے، وہ دونوں جہان میں کامیاب اور بامراد ہے۔

جب دعا کی قبولیت کا مطلب معلوم ہو گیا تو کبھی یوں ہرگز نہ کہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی، بہت سے لوگ جہالت کی وجہ سے کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں۔ تسبیح کے دانے بھی گھس گئے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا، یہ غلط باتیں ہیں۔

### مسنون دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کی تذکیر ہے

حضور اقدس ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے، ذکر میں وہ دعائیں بھی شامل ہیں جن کا موقعہ بموقعہ پڑھنا آپ ﷺ سے مروی ہے ان کا اہتمام کرنے سے کثرت ذکر کی دولت نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے، ان کے مضامین میں غورو حوض کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں توحید کی بڑی اہم تعلیمات ہیں اور ان کے پڑھنے اور سمجھنے سے اللہ جل شانہ کی ربوبیت کا بار بار اقرار ہوتا ہے اور دل و زبان پر بار بار یہ بات آتی ہے کہ اللہ ہی نے پیدا فرمایا، اسی نے زندہ رکھا، اسی نے سلایا، اسی نے سونے سے جگایا، اسی نے کھلایا اور اسی نے پہنایا اسی کے حکم سے صبح شام ہوتی ہے، سفر اور حضر میں وہی محافظ ہے، دشمنوں کے شر سے وہی بچاتا ہے، شیطان سے وہی محفوظ رکھتا ہے۔ ہر دکھ درد کا دور کرنے والا وہی ہے، بارش اسی کے حکم سے آتی ہے ہوائیں اسی کے حکم سے چلتی ہیں، ہر مجلس میں اور ہر موقع اور ہر مقام میں اسی کو یاد کرنا لازم ہے اور ہر نعمت حاصل ہونے اور ہر دکھ تکلیف کے چلے جانے پر اسی کا شکر کرنا واجب ہے ہر خیر کا اسی سے سوال کریں اور ہر شر سے محفوظ ہونے کے لئے اسی کو پکاریں۔

بظاہر انسان اپنی محنت سے کماتا ہے پھر پکا کر کھاتا ہے اور یہی بات زندگی کے



دوسرے شعبوں سے متعلق ہے۔ مثلاً اپنی کمائی سے کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اپنے تعمیر کردہ مکان میں ٹھکانہ پکڑتا ہے اور ان دعاؤں میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ باوجود کوشش اور محنت کے بندہ کے کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، کھلانے کی نسبت اللہ ہی کی طرف ہے اور پہنانے کی نسبت بھی اسی کی طرف ہے پیٹ بھی وہی بھرتا ہے، پیاس بھی وہی بجھاتا ہے اور ہر طرح کا آرام و راحت وہی پہنچاتا ہے اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو باوجود محنت اور مشقت اور کدو کاوش کے پیسہ نہیں ملتا اور تجارت میں نفع کی بجائے پورا سرمایہ ہی ڈوب جاتا ہے اگر پیسہ بھی مل جائے تو ضروری نہیں کہ اس کے ذریعہ کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں میسر بھی ہو جائیں اگر چیزیں میسر بھی ہو جائیں تو ضروری نہیں کہ ان کا استعمال کرنا بھی نصیب ہو جائے اور اگر استعمال کر بھی لیں تو یہ ضروری بھی نہیں کہ ان سے حاجت پوری ہو جائے، بہت سے لوگ کھاتے ہیں مگر ہضم نہیں ہوتا اور بہت سے لوگ کھاتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا اور بہت سے لوگ پیتے ہی چلے جاتے ہیں مگر پیاس نہیں بجھتی، وہ لوگ بھی ہیں جن کے پاس لاکھوں کا سرمایہ ہے لیکن کھانے سے عاجز ہیں کیونکہ معدہ کچھ قبول نہیں کرتا، بہترین مکانات ہیں ایر کنڈیشنڈ ہیں، نرم نرم بستر ہیں اور راحت کا ہر سامان موجود ہے لیکن نیند نہیں آتی، نیند کا لانا اور پھر زندہ اٹھادینا۔ کھانا پلانا اور پیٹ بھرنا اور سیراب کرنا اور معدہ میں پہنچا دینا اور پچا دینا اور خون بنا کر جسم میں رواں دواں کر دینا اور قوت دینا یہ سب اللہ ہی کی مشیت اور قوت سے ہوتا ہے اس لئے حضور اقدس ﷺ ہر ہر موقع پر اللہ کی وحدانیت اور مالکیت کا اقرار اور اپنی عاجزی اور ضعف کا اعتراف کرتے تھے اور اپنی اُمت کو بھی اس طرف متوجہ فرماتے تھے اور اس کی تعلیم دیتے تھے، چونکہ سب اللہ ہی کے بندے ہیں اور اس کی مخلوق ہیں اور جن اسباب سے بندے آرام و راحت پاتے ہیں وہ بھی خدا ہی کی مخلوق ہیں اس لئے انسان پر لازم ہے کہ ہر حرکت و سکون کو اللہ ہی کی طرف سے سمجھے اور ان کے ملنے پر اللہ ہی کا شکر ادا کرے اور ہر وقت اور ہر

موقع پر اللہ ہی کو یاد کریں اور بار بار اپنی غلامی، عاجزی اور بے بسی کا اقرار و اعتراف کرے۔

مسنون دعاؤں کو بڑے اہتمام سے پڑھنا چاہئے (مؤلف کی کتاب ”فضائل دعا“ اور ”مسنون دعائیں“ پڑھیں) کیونکہ ان کے پڑھنے میں اول تو آنحضرت سرور دو عالم ﷺ کا اتباع ہے جو خداوند تعالیٰ شانہ تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے۔ دوسرے چونکہ ان دعاؤں کے الفاظ اللہ جل شانہ نے اپنے نبی پاک ﷺ کو الہام فرمائے ہیں اس لئے اپنی زبان میں شکر ادا کرنے یا عربی میں کسی دوسرے کی بنائی ہوئی دعا کے پڑھنے کی بجائے ان کا ورد رکھنا اور موقع بموقع پڑھنا بہت زیادہ اہم ہے۔

## آداب دعا ایک نظر میں

علامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحصن الحصین میں تفصیل کے ساتھ دعا کے آداب جمع کئے ہیں جو مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ہم ایک نظر میں آداب دعا نیچے لکھ رہے ہیں تاکہ بالا جمال ایک جگہ جمع شدہ ناظرین کے سامنے آجائیں۔

① پاک و صاف ہونا۔

② با وضو ہونا۔

③ پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنا اور اللہ کے اسماء حسنی اور صفات عالیہ کا واسطہ دینا۔

④ پھر درود شریف پڑھنا۔

⑤ قبلہ رخ ہونا۔

⑥ خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور یہ یقین رکھنا کہ صرف اللہ جل شانہ ہی دعا قبول کر سکتا ہے۔

⑦ کوئی نیک عمل دعا سے پہلے کرنا یا دو چار رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا۔

⑧ دعا کے لئے دوزانوں بیٹھنا۔



۹) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا (دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہوں۔)

۱۰) خشوع و خضوع کے ساتھ باادب ہو کر دعا کرنا (پورے جسم سے ادب ظاہر ہو اور سارا جسم سراپا دعا اور طلب بن جائے۔)

۱۱) دعا کرتے وقت عاجزی اور تذلل ظاہر کرنا۔

۱۲) دعا کرتے وقت حال اور قال سے (یعنی جسم اور جان سے اور زبان سے) مسکینی ظاہر کرنا اور آواز میں پستی ہونا۔

۱۳) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا۔

۱۴) شاعرانہ تک بندی سے اور گانے کے طرز سے بچنا۔

۱۵) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام و صالحین کرام اور اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے دعا کرنا۔

۱۶) گناہوں کا اقرار کرنا۔

۱۷) خوب رغبت اور امید اور مضبوطی کے ساتھ جم کر اس یقین کے ساتھ دعا کرنا کہ ضرور قبول ہوگی۔

۱۸) دل حاضر کر کے دل کی گہرائی سے دعا کرنا۔

۱۹) بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو۔

۲۰) الحاج کے ساتھ یعنی خوب گڑ گڑا کر لپکا کر اصرار کے ساتھ اللہ سے مانگنا۔

۲۱) کسی امر محال کی دعا نہ کرنا۔

۲۲) جب کسی کے لئے دعا کرے تو پہلے اپنے لئے دعا کرے پھر دوسرے کے لئے۔

۲۳) جامع دعا ہونا یعنی ایسی دعا کو اختیار کرے جس کے الفاظ کم ہوں لیکن الفاظ کا معنوی عموم زیادہ ہو یعنی ایک دو لفظ میں یا چند الفاظ میں دنیا آخرت کی بہت سی حاجتوں کا سوال ہو جائے۔

۲۴) قرآن و حدیث میں جو دعائیں آتی ہیں ان کے ذریعہ دعائیں کرے ان کے الفاظ

جامع بھی ہیں اور مبارک بھی۔

۲۵) اپنی ہر حاجت کا اللہ سے سوال کرے اگر نمک کی ضرورت ہو تو وہ بھی اللہ سے مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کا بھی اللہ سے سوال کرے۔

۲۶) امام ہو تو صرف اپنے ہی لئے دعا نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی دعا میں شریک کرے (واحد کے لفظ کے بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے۔)

۲۷) دعا کے ختم سے پہلے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے۔

۲۸) اور رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔

۲۹) اور ختم پر آمین کہے۔

۳۰) اور بالکل آخر میں منہ پر ہاتھ پھیرے۔

یہ وہ آداب ہیں جن کا عین دعا کرتے وقت لحاظ رکھنا چاہئے یوں تو اللہ کی بڑی شان ہے، وہ بغیر رعایت و آداب کے بھی دعا قبول فرما سکتا ہے اور ایک بہت بڑا ادب بلکہ قبولیت کی شرط یہ ہے کہ خوراک اور پوشاک میں حلال مال استعمال کرتا ہو، جو حرام مال کو استعمال کرتا ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، اسی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تارک کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ نیز قبولیت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ناامید ہو کر دعا کو چھوڑ نہ بیٹھے بہر حال دعا کرتا رہے اور تنگی ترشی اور سختی میں دعا قبول کرانا ہو تو آرام و راحت اور خوشی کے زمانے میں کثرت سے دعا کیا کرے۔

جب دعا کی قبولیت ظاہر ہو جائے تو ان الفاظ میں اللہ جل شانہ کا شکر ادا کرے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَنِي فِيْهِ رَحْمَةً وَجَلَّالِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ ط﴾

”سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس کے عزت و جلال کے سبب اچھے

کام پورے ہوتے ہیں۔“



## شکایت اور دستور العمل

آج کل ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کو چھوٹوں کو بڑوں کو، بچوں کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اللہ کا ذکر کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی صبح ہوتی ہے تو سب سے پہلے ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات میں مشغول ہو جاتے ہیں گھنٹے آدھ گھنٹے بعد ناشتہ کر کے بناؤ سنگھار کر کے بچے اسکول کی راہ لیتے ہیں اور بڑے ملازمتوں کے لئے چل دیتے ہیں۔ عورتیں اور چھوٹے بچے ٹی وی سے گانا بجانا سنتے رہتے ہیں جب اسکول والے بچے واپس آتے ہیں تو وہ بھی گانا سننے میں لگ جاتے ہیں کہاں کا ذکر کہاں کی تلاوت سب حب دنیا میں مست رہتے ہیں بہت کم کسی گھر سے کلام اللہ پڑھنے کی آواز آتی ہے ذکر اللہ اور تلاوت کلام اللہ کے لئے لوگوں کی طبیعتیں آمادہ ہی نہیں، محلے کے محلے غفلت کدے بنے ہوئے ہیں اکاد کا کسی گھر میں کوئی نمازی ہے اس افسوسناک ماحول کی وجہ سے اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہیں۔

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے قرآن مجید پڑھے اور اپنے ہر بچے کو لڑکا ہو یا لڑکی قرآن شریف پڑھائے اور روزانہ صبح اٹھ کر نماز سے فارغ ہو کر گھر کا ہر فرد کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے تاکہ اس کی برکت سے ظاہر و باطن درست ہو اور دنیا و آخرت کی خیر نصیب ہو۔

اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن مجید کی برکتیں اور سعادتیں ایسی بے انتہا ہیں جن کا پتہ انہیں نیک بندوں کو ہے جو اپنی زندگی کا حصہ ان میں لگائے رہتے ہیں۔

ہر شخص اپنے اپنے حالات اور اپنی اپنی فرصت کے اعتبار سے اپنے لئے کوئی ایسا دستور العمل بنالے جس پر عمل کرتا رہے، ہم بھی ایک ایسا ہی دستور العمل لکھ رہے ہیں جس پر آسانی ہر شخص عمل کر سکتا ہے۔

## صبح و شام

- ① صبح کو سورہ یسین پڑھیں اور اس کے ساتھ حسب فرصت پارہ دو پارہ پڑھیں۔
- ② صبح شام سو مرتبہ کلمہ سوم یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھیں۔
- ③ سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَآتُوبُ إِلَيْهِ پڑھیں۔
- ④ سو مرتبہ درود شریف پڑھیں (نماز میں جو درود پڑھتے ہیں وہ بہتر ہے)
- ⑤ سو مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھیں۔
- ⑥ سید الاستغفار ایک مرتبہ پڑھیں۔

- ⑦ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ (تین بار) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ زَلَّةَ عَرْشِهِ (تین بار) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ رِضَا نَفْسِهِ (تین بار) سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مَدَادَ كَلِمَاتِهِ (تین بار)

اگر نماز فجر باجماعت پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے یہ چیزیں پڑھ لیں (جو تھوڑا سا ہی وقت ہوتا ہے) تو بآسانی یہ سب چیزیں ایک ہی مجلس میں پڑھی جاسکتی ہیں، اور ان کے پڑھنے کے لئے بیٹھنا نماز اشراق پڑھنے کا بھی ذریعہ بن جائے گا، اور اس طرح سے (ان چیزوں کے فضائل کے علاوہ) ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب مزید ملے گا۔

(کما خرجه الترمذی)

شام کو عصر کے بعد ان چیزوں کو پڑھ لیں، عصر سے مغرب تک ذکر کرنے کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے، اس وقت نہ ہو سکے تو مغرب کے بعد پڑھ لیں، اس وقت بھی نہ ہو سکے تو عشاء پڑھ کر پڑھ لیں، ایک ساتھ نہ ہو سکے تو کچھ عصر کے بعد، کچھ مغرب، کچھ عشاء کے بعد پڑھ لیں، لا یعنی باتوں سے بچنے کی فکر کریں گے تو بہت وقت نکل



آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

## رات کو

سورۃ واقعہ، سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک، سورۃ الم السجدہ پڑھیں کچھ بھی نہ ہو سکے تو سورۃ تبارک الذی تو ضرور پڑھ لیں۔

## سوئے وقت

- ① سوئے کی دعاء: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَهْوَتْ وَأَخِي پڑھیں۔
- ② سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳، ۳۳، بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار۔
- ③ اَمِّنَ الرَّسُولُ سے ختم سورۃ تک ایک بار، چاروں قل، سورۃ فاتحہ ایک ایک بار، آیت الکرسی ایک بار اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ (تین بار) پڑھیں۔

وهذا اخر هذه الرسالة والحمد لله ذى العظمة والجلالة  
والصلوة والسلام على من جاء بالنبوة والرسالة ما دام يدي  
القمر وتجرى فى السماء الغزاة





